March 2010

News & Views

Khabr-o-Nazar

مارچ ۲۰۱۰ء

خبر و نظر

News & Views

Khabr-o-Nazar

خبر و نظر

Issue No:3 شمارہ نمبر: ۳

Editor-in-Chief ایڈیٹران چیف
Richard W. Snelsire رچرڈ ڈبلیو سنیلسائر
Press Attaché and پریس اتاشی و
Country information Officer کنٹری انفارمیشن آفیسر
U.S. Embassy Islamabad امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Managing Editor مینیجنگ ایڈیٹر
M. Gill ایم گل
Assistant information Officer اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر
U.S. Embassy Islamabad امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Cultural Editor کلچرل ایڈیٹر
Leslie Phillips لیزلی فلپس
Assistant Cultural Affairs Officer اسسٹنٹ کلچرل افیئرز آفیسر
U.S. Embassy Islamabad امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Published by شائع کردہ
Public Affairs Section شعبہ تعلقاتِ عامہ
Embassy of the سفارت خانہ
United States of America ریاست ہائے متحدہ امریکہ
Ramna-5, Diplomatic Enclave رمنا-۵، ڈپلومیٹک انکلیو،
Islamabad. Pakistan اسلام آباد
Phone: 051-2080000 فون:
Fax: 051-2278607 فیکس:
Email: infoisb@state.gov ای میل:
Website: http//islamabad.usembassy.gov ویب سائٹ:

Designed by ڈیزائن
Saeed Ahmed سعید احمد

Printed by پرنٹنگ
PanGraphics (Pvt) Ltd., Islamabad پین گرافکس، اسلام آباد

Front Cover

Ms. Farah Pandith Special Representative to Muslim communities with students of a local madressah in Karachi.

سرورق

عالمِ اسلام کے لئے امریکہ کی خصوصی مندوب فرح پنڈت کراچی کے ایک مدرسہ میں طالبات کے ساتھ

Back Cover

Bright sun reflects off the exterior of the Islamic Center of America mosque in Dearborn, Michigan. The new $14 million, 70,000-square-foot facility opened in May 2005 . (AP Photo/Paul Sancya)

پسِ ورق

ڈیئربورن مشی گن میں اسلامک سینٹر آف امریکہ کا بیرونی منظر۔ مرکز کی نئی عمارت کا افتتاح مئی 2005 میں کیا گیا اور ستر ہزار مربع فٹ پر مشتمل یہ عمارت 14 ملین ڈالر کی لاگت سے تعمیر ہوئی۔

table of Contents فہرستِ مضامین

4	Editor's Corner گوشہ مدیر
5	Khabr Chat قارئین کی آراء
7	United States Donates 40 More Ambulances to Pakistan پاکستان کے لئے مزید 40 امریکی ایمبولینس گاڑیوں کا تحفہ
8	U.S. Special Representative to Muslim Communities Farah Pandith in Pakistan عالم اسلام کیلئے امریکہ کی خصوصی مندوب فرح پنڈت کا دورۂ پاکستان
10	Secretary of State addresses U.S.-Islamic World Forum in Doha امریکی وزیر خارجہ کلنٹن کا دوحہ میں امریکہ اور مسلم دنیا کے فورم سے خطاب
12	Realizing Pakistan's Economic Potential پاکستان کی اقتصادی صلاحیت کا ادراک
14	U.S. Targets Pakistan's Energy Crisis پاکستان میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے امریکی اعانت
17	Photo Gallery: Ambassador Holbrooke's Visit فوٹو گیلری: سفیر رچرڈ ہالبروک کا دورۂ پاکستان
18	Sixty Students Graduate U.S. Funded English Language Skills Program 60 طلبہ نے امریکی اعانت سے انگریزی زبان کا کورس مکمل کرلیا
19	Becky Gates, Visits U.S.-Supported School بیکی گیٹس کا امریکی اعانت حاصل کرنیوالے اسکول کا دورہ
20	Braille Quran Donated to Michigan Islamic Center مشی گن اسلامی مرکز کے لئے بریل قرآن کا تحفہ
22	Ambassador Patterson Announces $200,000 for LABARD Foundation امریکی سفیر کی جانب سے معذور افراد کی بحالی کیلئے ۲ لاکھ ڈالر امداد کا اعلان
24	Alumni Connect دیرینہ تعلق
28	Visit the 50 States امریکہ کی پچاس ریاستوں کی سیر
34	One Success at a Time کامیابی کی داستان
36	Book of the Month منتخب کتاب
37	Ask the Consul قونصل سے پوچھئے
39	Videography وڈیوگرافی

Editor's Corner

گوشۂ مدیر

Dear Readers:

The President addressed the U.S.-Islamic World Forum on February. 12. He reiterated his commitment to a new beginning with Muslim communities around the world and his administration's plans to follow-up on his historic June 4th Cairo speech. In that speech he had called for a new beginning between the United States and Muslims around the world. The President emphasized that the U.S is ending in the war in Iraq, creating partnerships to isolate violent extremists in Afghanistan, and pursuing a two-state solution that recognizes the rights and security of Palestinians and Israelis. He also described the government-wide approach his administration is taking to create immediate and long-term programs and partnerships that will seek to improve the daily lives of people in Muslim communities all over the globe.

President Obama and his administration have fundamentally recast America's relationship with Pakistan. Many of you will recall Secretary Clinton's visit to Pakistan in October during which she conducted an extraordinary set of public meetings, interviews and outreach events over a four day period. This month we have the U.S. Special Representative to Muslim communities, Farah Pandith, on the cover. She visited Pakistan and met with Pakistanis from all walks of life and expressed the administration's focus on the Muslim community in general and Pakistan in particular.

Excerpts of Secretary Clinton's address to the U.S.-Islamic World Forum in Qatar, the Special U.S. Representative for Pakistan and Afghanistan Ambassador Holbrooke's latest visit, an article by Deputy Secretary of Treasury Neal Wolin, and the handing over of an additional 40 state-of-the-art ambulances for the people of Pakistan make for thought provoking reading in this month's edition.

Thank you, as always for your letters and suggestions.

Richard W. Snelsire
Editor-in-Chief and Press Attache
U.S. Embassy Islamabad
Email: infoisb@state.gov
Website: http//Islamabad.usembassy.gov

محترم قارئین :

صدر اوبامہ نے 12 فروری کو یوایس اسلامک ورلڈفورم سے خطاب کیا۔انھوں نے دنیا بھر کے مسلم معاشروں سے نئے تعلقات قائم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا اور 4 جون کو قاہرہ میں کی گئی اپنی تقریر کو عملی جامہ پہنانے کے حوالہ سے اپنی انتظامیہ کے منصوبوں پر روشنی ڈالی۔اس تقریر میں انھوں نے امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے درمیان از سر نو تعلقات قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔صدر نے عراق میں جنگ بند کرنے ،افغانستان میں متشدد انتہا پسندوں کو تنہا کرنے کے لئے شراکت کار قائم کرنے اور مسئلہ فلسطین کے دو ریاستوں پر مبنی حل پر زور دیا تھا جس میں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے حقوق اور سلامتی کو تسلیم کیا گیا ہو۔انھوں نے دنیا بھر میں مسلمانوں کی روزمرہ زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے فوری اور دیرپا منصوبوں اور شراکت کار پیدا کرنے کی غرض سے اپنی انتظامیہ کی طرف سے حکومتی سطح پر کی جانے والی کوششوں کا بھی ذکر کیا۔

صدر اوبامہ اور ان کی انتظامیہ نے امریکہ کے پاکستان کے ساتھ تعلقات کو نئے سرے سے استوار کیا ہے۔آپ میں سے بہت سے احباب کو وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کا اکتوبر کا چار روزہ دورۂ پاکستان یاد ہوگا جس کے دوران انھوں نے غیر معمولی عوامی اجتماعات سے خطاب کیا، انٹرویو دیئے، اور عوامی رابطہ تقریبات میں شرکت کی تھی۔اس مہینے ہم نے مسلم معاشروں کے لئے امریکہ کی خصوصی نمائندہ فرح پنڈت کو سرورق کی زینت بنایا ہے۔انھوں نے اپنے دورۂ پاکستان کے دوران یہاں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے پاکستانیوں سے ملاقاتیں کیں اور اس امر کا اظہار کیا کہ مسلمان معاشرے بالعموم اور پاکستان بالخصوص امریکی انتظامیہ کی توجہ کا مرکز ہیں۔

قطر میں یوایس اسلامک ورلڈفورم سے وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے خطاب کے اقتباسات، پاکستان اور افغانستان کے لئے امریکہ کے نمائندۂ خصوصی سفیر ہالبروک کا حالیہ دورہ، نائب امریکی وزیر خزانہ نیل وولن کا مضمون، اور پاکستان کے عوام کے لئے مزید 40 جدید ترین ایمبولینسوں کا عطیہ، اس ماہ کے شمارے کے مطالعہ کو فکر انگیز بناتے ہیں۔

ہمیشہ کی طرح خطوط لکھنے اور اپنی آراء سے نوازنے پر آپ کا شکریہ۔

رچرڈ ڈبلیو سنیلسائر
مدیر اعلیٰ و پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http//Islamabad.usembassy.gov

Khabr Chat

قارئین کی آراء

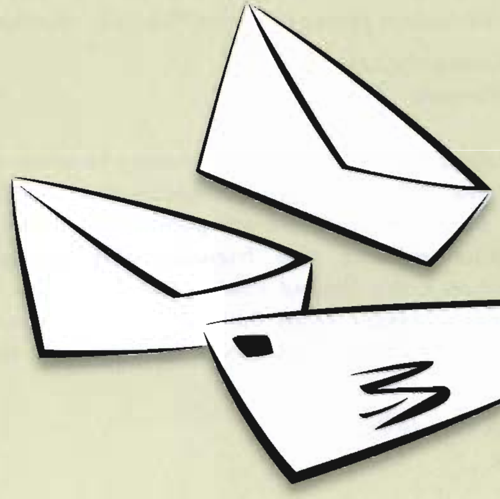

A couple of days back, I had the opportunity to read the Khabr-o-Nazar magazine at the office of Al-Khidmat Foundation Pakistan and found it a very sublime and informative journal which conveys sufficient knowledge not only about the global issues, but also about the United States and its policies. It also plays an important and appreciable role in bridging the gap between the peoples of Pakistan and the United States.
I will be very happy if you send me a copy of Khabr-o-Nazar every month.

Imran Zahoor Ghazi,
Director Department of Public Relations,
Jamaat-i-Islami Pakistan, Mansoora, Lahore.

Your name has been included in the list of Khabr-o-Nazar readers and you will regularly receive a copy of the magazine from this month. Editor.

چند روز قبل الخدمت فاؤنڈیشن پاکستان کے دفتر میں 'خبر ونظر' رسالہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے اِسے بہت معلوماتی پایا، جس سے نہ صرف عالمی مسائل بلکہ امریکہ اور اس کی پالیسیوں پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ یہ رسالہ پاکستان اور امریکہ کے عوام کے درمیان خلیج دُور کرنے میں بھی اہم اور قابلِ تحسین کردار ادا کر رہا ہے۔

عمران ظہور غازی
ناظم شعبہ تعلقات عامہ، جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ، لاہور

آپ کا نام خبر ونظر کے قارئین کی فہرست میں شامل کرلیا گیا ہے اور اس ماہ سے آپ کو ہمارا میگزین باقاعدگی سے ملا کرے گا۔ مدیر

I received the January 2010 issue of Khabr-o-Nazar, which also carried my letter in the Khabr Chat column for which I am greatly thankful to you. The January issue of the magazine was very good because it carried several articles on women's rights in a befitting manner. The pictures of New York state published in the article titled Visit to 50 States were worth-seeing. I suggest you to continue this series with as many pictures of a particular state as possible.

Muhammad Azam Ansari,
Hafizabad

جنوری 2010 کا 'خبر ونظر' کا شمارہ موصول ہوا، جس میں قارئین کی آراء کے کالم میں میرا خط بھی شائع ہوا ہے۔ اس کے لئے آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ جنوری کا شمارہ بہت اچھا تھا کیونکہ اس میں خواتین کے حقوق کے بارے میں بہت اچھے مضامین شامل تھے۔ ریاست نیویارک کی تصاویر، جو '50 ریاستوں کی سیر' کے مضمون میں شائع ہوئی ہیں، وہ بھی قابلِ دید تھیں۔ میری تجویز ہے آپ یہ سلسلہ جاری رکھیں اور ہر ریاست کی زیادہ سے زیادہ تصاویر شائع کریں۔

محمد اعظم انصاری
حافظ آباد

The in-depth study of the previous three issues of Khabr-o-Nazar enabled me fully to know the volume of U.S.

خبر ونظر کے گزشتہ تین شماروں سے مجھے معلوم ہوا کہ امریکہ پاکستان کے زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیر نو اور بجلی کے بحران پر قابو پانے کے لئے کتنی مدد دے رہا ہے۔ متعلقہ مضامین پڑھنے کے بعد امریکہ کے

assistance for the reconstruction of the earthquake-hit areas of Pakistan as well as to overcome the energy crisis in the country. The related articles helped me to change my mind about the United States and develop a positive thinking about that country. I am of the view that Khabr-o-Nazar can go extra miles to further strengthen the Pak-U.S. relations.

Jam Kafayatullah Jatoi,
Muzaffargarh

A few days ago, I had the opportunity to come across Khabr-o-Nazar and found it very informative and beautiful magazine owing to its state-of-the-art publication and contents. This magazine reflects the friendly and mutually-beneficial ties between the United States and Pakistan. I congratulate the Khabr-o-Nazar team for publishing such an informative magazine and hope that it will maintain its standard in the future.

Zahid Hussain,
Attock

Due to its beautiful printing and informative contents, Khabr-o-Nazar is a very interesting magazine. Its publication is a clear manifestation of the deep and close relations between Pakistan and the United States. After reading this magazine we can opine that Khabr-o-Nazar aims at providing valuable information about the U.S. to the Pakistan people.

Murli Chand / Gopi Chand,
Shikarpur

I have received the January 2010 issue of Khabr-o-Nazar through post for which I am greatly thankful to you and hope that I will regularly get the magazine every month. This issue was very informative especially for the material published about New York in the regular column titled Visit The 50 States. In the magazine, the side-by-side publication of the contents in English and Urdu languages is very helpful for the readers.

Muhammad Ehtesham Khan,
Lahore

Recently, I got a chance to read Khabr-o-Nazar through one of my friends. Being an avid reader of such material, I found the magazine very interesting and full of valuable information. Especially, Secretary of State Hillary Clinton's address titled, We Came As A Partner Not Patron, Visit the 50 States, and the inputs by other writers, were very informative.

I hope that this magazine can play a very important role in eliminating differences between the peoples of Pakistan and the United States. Its contents in English and Urdu are equally useful for both highly-educated people and the common readers.

I would like to request that number of pages of Khabr-o-Nazar should be increased and articles about Americans War of Independence and Cultural Corners of United States of America should also be included in the future issue of the magazine.

Muhammad Yasin,
Islamabad

بارے میں میری سوچ میں تبدیلی آئی ہے اور اب میں اُس کے بارے میں مثبت سوچ رکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں 'خبر ونظر' پاک۔امریکہ تعلقات مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

جام کفایت اللہ جتوئی
مظفر گڑھ

'خبر ونظر' اپنے مواد کے لحاظ سے ایک بہت معلوماتی اور خوبصورت رسالہ ہے۔ یہ رسالہ امریکہ اور پاکستان کے دوستانہ اور باہمی طور پر مفید تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ میں 'خبر ونظر' کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس کا معیار آئندہ بھی برقرار رہے گا۔

زاہد حسین
اٹک

'خبر ونظر' پاکستان اور امریکہ کے گہرے اور قریبی تعلقات کی عمدہ عکاسی کرتا ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ رسالہ پاکستان کے لوگوں کو امریکہ کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

مُرلی چند / گوپی چند
شکار پور

مجھے بذریعہ ڈاک 'خبر ونظر' کا جنوری 2010 کا شمارہ موصول ہوا ہے، جس کے لئے آپ کا بے حد شکر گزار ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مجھے یہ رسالہ باقاعدگی سے ملتا رہے گا۔ جنوری کا شمارہ بہت معلوماتی تھا، خصوصاً '50 ریاستوں کی سیر' کے سلسلہ میں نیویارک کے بارے میں شائع ہونے والا مضمون بہت معلوماتی تھا۔ رسالے میں انگریزی اور اردو مواد کی آمنے سامنے اشاعت قارئین کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔

محمد احتشام خان
لاہور

حال ہی میں مجھے اپنے ایک دوست کے توسط سے 'خبر ونظر' پڑھنے کا موقع ملا۔ میں نے اسے بہت دلچسپ اور معلوماتی پایا، خصوصاً وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کا خطاب بہ عنوان ''ہم شراکت دار ہیں، سرپرست نہیں''؛ ''50 ریاستوں کی سیر'' اور دوسرے مصنفین کے مضامین بہت معلوماتی تھے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ یہ رسالہ پاکستان اور امریکہ کے لوگوں کے درمیان اختلافات دور کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں مضامین کے اشاعت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عام قارئین دونوں کے لئے مفید ہے۔

میری درخواست ہے کہ رسالے کے صفحات بڑھائے جائیں اور آئندہ شماروں میں 'امریکہ کی جنگ آزادی' اور 'لنکن کارنرز' کے بارے میں بھی مضامین شائع کئے جائیں۔

محمد یٰسین
اسلام آباد

United States Donates
40 More Ambulances to Pakistan

The United States has donated 40 more state-of-the-art and fully equipped ambulances to health departments in Pakistan as part of an ongoing six-year project designed to help save the lives of those in need of urgent medical care — especially pregnant women and newborns — by providing more rapid access to local health centers, bringing to 126 funded by the U.S. Agency for International Development (USAID).

With the January 30 donations to the district health departments in Dadu, Jafferabad, Vehari and Multan, the United States has now donated 126 ambulances since 2007.

U.S. is partnering with Pakistani officials on the Pakistan Initiative for Mothers and Newborns (PAIMAN), a $92.8 million project that seeks to build the capacity of existing health systems and create a community-based approach to ensure care for mothers and newborns.

"Access to medical services in emergencies is crucial to the reduction of maternal and infant mortality," said Miriam Lutz, a health officer who spoke at the January 30 donation ceremony in Lahore. "We hope that this donation will help to protect the lives of mothers and their children in these four districts for years to come."

The ceremony mirrored one from December 22, 2009, when US donated 10 ambulances to the Dera Ismail Khan Health Department. Throughout 2009, the United States donated ambulances to rural communities in the provinces of Punjab, Sindh, Baluchistan and the North West Frontier Province (NWFP).

The ambulances are specially designed and equipped to assist pregnant women and newborns and are being used to transport patients to renovated and re-equipped labor and delivery wards across Pakistan. The program also includes training for health department drivers and paramedics operating the ambulances.

The PAIMAN project is also upgrading 34 health facilities in NWFP and eight in the Azad Jammu and Kashmir region so they can function round-the-clock.

پاکستان کے لئے مزید

40 امریکی ایمبولینس گاڑیوں کا تحفہ

امریکہ نے پاکستان کے صحت کے محکموں کو مزید 40 ایمبولینس گاڑیوں کا عطیہ دیا ہے۔ یہ جدید ترین گاڑیاں تمام ضروری آلات سے لیس ہیں۔ یہ تحفہ اُس 6 سالہ منصوبے کا حصہ ہے، جس کا مقصد ایسے مریضوں، خصوصاً حاملہ خواتین اور بچوں، کی زندگیاں بچانے میں مدد دینا ہے جنھیں فوری طور پر صحت کے مقامی مراکز پہنچانے اور طبی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔

30 جنوری کو دی جانے والی ان گاڑیوں کے بعد، جو دادو، جعفر آباد، وہاڑی اور ملتان کے صحت کے ضلعی محکموں کو دی گئیں، امریکہ 2007 سے لے کر اب تک اس طرح کی کُل 126 ایمبولینس گاڑیاں دے چکا ہے۔ امریکہ ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کے بارے میں پاکستان کے پروگرام (پیمان) کے لئے بھی پاکستانی حکام کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ 92.8 ملین ڈالر کے اس منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ صحت کے موجودہ نظام کی صلاحیت بڑھائی جائے اور ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت کی اہمیت کے بارے میں لوگوں میں شعور پیدا کیا جائے۔

یہ ایمبولینس گاڑیاں پاکستانی حکام کے حوالے کرنے کی تقریب 30 جنوری کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ ہیلتھ آفیسر میریم لُٹز نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا: ''زچہ و بچہ کی شرح اموات میں کمی لانے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ انھیں ہنگامی صورتحال میں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا جائے۔ ہمیں امید ہے ایمبولینس گاڑیوں کا یہ تحفہ اُن چار ضلعوں میں، جہاں یہ گاڑیاں دی جا رہی ہیں، ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی زندگیاں بچانے میں بہت مددگار ثابت ہوگا۔''

اس سے پہلے 22 دسمبر 2009 کو بھی ایمبولینس گاڑیاں دینے کی اسی طرح کی تقریب منعقد کی گئی جب امریکہ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے محکمہ صحت کو 10 ایمبولینس گاڑیوں کا عطیہ دیا تھا۔ 2009 کے دوران امریکہ کی طرف سے پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد کے دیہی علاقوں کیلئے گاڑیاں فراہم کی گئیں۔ یہ گاڑیاں خاص طور پر حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کی ضرورت کے مطابق تیار کی جاتی ہیں جو پاکستان بھر میں حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کو جدید لیبر اور ڈیلوری روم تک پہنچانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ محکمہ صحت کے ڈرائیوروں اور معاون طبی عملے کو ان گاڑیوں کے استعمال کی تربیت بھی دی گئی ہے۔

پیمان منصوبہ سرحد میں 34 اور آزاد کشمیر میں 8 مراکز صحت کو جدید بنانے میں بھی مدد دے رہا ہے تاکہ یہ مراکز دن رات کھلے رہیں۔

U.S. Special Representative to Muslim communities,

Farah Pandith Visits Pakistan

U.S. Special representative to Muslim communities Ms. Farah Pandith visited Pakistan from February 8 to 12. She met with leading Pakistani scholars, religious leaders and academics in Islamabad, Lahore and Karachi. During her trip to Karachi, she visited the mausoleum of Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah to pay homage to the founder of Pakistan. Ms. Pandith also met with students and faculty members of the Jamia Binoria Al-Alamia, and Jamia Islamia Clifton in Karachi.

In Lahore, the U.S. Envoy interacted with students of Lahore College for Women. While in Islamabad, Ms. Pandith visited the International Islamic University (IIU), and exchange views with students engaged in learning Islamic studies. She conveyed President Obama's commitment to forging a lasting relationship with the Muslim community.

عالم اسلام کیلئے امریکہ کی خصوصی مندوب فرح پنڈت کا دورۂ پاکستان

امریکہ کی خصوصی مندوب فرح پنڈت نے 8 سے 12 فروری کے دوران پاکستان کا دورہ کیا۔ اپنے قیام کے دوران اُنہوں نے اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں ممتاز پاکستانی اسکالرز، مذہبی رہنماؤں اور اساتذہ سے ملاقاتیں کی۔ کراچی میں اُنہوں نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے مزار پر حاضری دی۔ محترمہ پنڈت نے جامعہ بنوریہ العالمیہ اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے طالبعلموں اور اساتذہ کرام سے بھی ملاقاتیں کیں۔

لاہور میں امریکی مندوب نے لاہور کالج برائے خواتین میں طالبات سے تبادلہ خیال کیا اور اسلام آباد میں اُنہوں نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کا دورہ کیا اور اسلامی علوم کے حصول میں مشغول طلبہ وطالبات سے بات چیت میں حصہ لیا۔ اُنہوں نے مسلم دنیا کے ساتھ پائیدار تعلقات استوار کرنے کے صدر اوبامہ کے عزم کا اعادہ کیا۔

Secretary Clinton Cites Mutual Respect and Shared Values with Muslim World

(AP Photo)

Secretary of State Hillary Rodham Clinton renewed President Obama's call for a "new beginning" in relations between the United States and Muslim communities, as she urged a cooperative focus on common challenges and goals.

Speaking at the U.S.-Islamic World Forum in Doha, Qatar, February 14, Clinton said the Obama administration has "worked to alter the tone and deepen the substance of our relationships with people from all regions and all backgrounds" during its first year in office. The new U.S. approach rests on the three core pillars of "mutual respect, mutual interest and mutual responsibility; a shared commitment to universal values; and broad engagement with governments and citizens alike," she said.

Clinton said the message of President Obama's June 4, 2009, speech in Cairo remains vital in encouraging open dialogue and equal partnership.

"Building a stronger relationship cannot happen overnight or even in a year. It takes patience, persistence and hard work from all of us ... to take responsibility for retiring stereotypes and outdated views and for bringing a renewed sense of

وزیر خارجہ ہیلری روڈھم کلنٹن نے 14 فروری کو قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ''امریکہ اور مسلم دنیا' کے فورم سے خطاب کرتے ہوئے صدر اوباما کے اس اعلان کی تجدید کی کہ ہم امریکہ اور مسلم معاشروں کے درمیان تعلقات کے نئے دور کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے اور مشترکہ مقاصد کی تکمیل کے لئے مل جل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

انھوں نے کہا اوباما انتظامیہ نے اقتدار سنبھالنے کے پہلے سال ہی یہ فیصلہ کیا کہ ''لب ولہجہ تبدیل کیا جائے اور تمام علاقوں اور ہر قسم کے پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے تعلقات کو وسعت اور گہرائی دیا جائے''۔ امریکہ کی یہ نئی سوچ تین اصولوں پر مبنی ہے۔ ایک ''باہمی احترام، باہمی مفاد اور باہمی ذمہ داری، دوسرے عالمگیر اقدار سے مشترکہ وابستگی اور تیسرے مختلف ملکوں کی حکومتوں اور وہاں کے شہریوں سے وسیع تر روابط۔''

مسز کلنٹن نے کہا 4 جون 2009 کو صدر اوباما نے قاہرہ میں اپنی تقریر میں جو پیغام دیا تھا، وہ کھلے مذاکرات اور برابر کی شراکت داری کی دعوت دیتا ہے۔

انھوں نے کہا ''مضبوط تعلقات کا قیام ایک دن یا ایک سال میں ممکن نہیں۔ اس کے لئے ہم سب کو صبر، مستقل مزاجی اور سخت محنت سے کام کرنا ہوگا تا کہ فرسودہ خیالات ونظریات کو رد کیا جا سکے اور

وزیر خارجہ کلنٹن کا

مسلم دنیا کے ساتھ باھمی احترام اور مشترکہ اقدار کے تعلق کے بارے میں اظہار خیال

cooperation," she said.

The United States shares the values, hopes and ambitions that all hold "as mothers and fathers, students and workers, business leaders and social advocates, and members of the human family," she said.

Democratic reform is a critical element of progress in modern societies, Clinton said, and those who have a say in the decisions that affect their own lives, and who can freely access information and express their views, are in the best position to fulfill their potential, which will also serve the interests of their country.

In addition, "women's rights and national progress go hand in hand," she said. "No country can achieve its full potential when half the population is left out or left behind."

The secretary said violence against women "is not cultural. It is criminal." She called for religious leaders to take a stand against practices such as honor killings, child marriages, and domestic and gender-based violence.

Violent extremism remains a threat to Muslim countries as well as the United States, Clinton said. "True and lasting security takes root in places where people have the opportunity to find jobs, to be educated, to raise healthy families, and benefit from the scientific and technological breakthroughs."

The Obama administration believes that "education and innovation are the currency of this century," and is working to expand educational opportunities, support entrepreneurs in the Muslim world through programs such as the Global Technology and Innovation Fund, and promote advances and exchanges in science and technology.

"Our goal is to identify excellent ideas and successful projects in Muslim communities and then invest in them, help to scale them up, and to connect innovators and entrepreneurs so they can support and enhance each other's work," she said.

The United States shares the view of Islamic leaders and community members who are outraged at "those who claim to kill in the name of God," and, Clinton said, "we are determined to prevent extremists from driving wedges between Muslims and non-Muslims — in America or anywhere."

"Islam is — and must be — an important part of the solution in confronting violent extremism," she said.

تعاون کا نیا جذبہ پیدا کیا جا سکے۔ ماں، باپ، طالب علم، محنت کش، تجارتی لیڈر، سماجی کارکن اور انسانی برادری کے ارکان کی حیثیت سے تمام لوگ جو اقدار، امیدیں اور خواہشات رکھتے ہیں امریکہ ان سب میں برابر کا شریک ہے۔''

انھوں نے کہا جدید معاشروں میں جمہوری اصلاحات ترقی کے عمل کا بنیادی جزو ہیں۔ جن لوگوں کو اپنی زندگیوں پر اثر انداز ہونے فیصلوں میں شرکت کا موقع ملتا ہے، جنھیں اطلاعات تک آزادانہ رسائی حاصل ہوتی ہے، اور جنھیں اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی حاصل ہوتی ہے، وہی لوگ اپنی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے اُن کے ملکوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ''خواتین کے حقوق اور قومی ترقی کا بھی آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایسا کوئی بھی ملک اپنی صلاحیتوں سے مکمل استفادہ نہیں کر سکتا جس کی آدھی آبادی کو پیچھے چھوڑ دیا جائے۔''

خواتین پر تشدد ''کوئی ثقافتی فعل نہیں، یہ مجرمانہ عمل ہے۔'' انھوں نے مذہبی پیشواؤں پر زور دیا کہ غیرت کے لئے قتل، کم عمری کی شادی، گھریلو تشدد اور جنس کی بنیاد پر تشدد جیسی بُرائیوں کے خلاف مضبوط موقف اختیار کریں۔

انتہا پسندی کے حوالے سے انھوں نے کہا، ''پُرتشدد انتہا پسندی مسلم ممالک اور امریکہ دونوں کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ حقیقی اور پائیدار امن وسلامتی صرف اُن جگھوں پر جڑ پکڑتی ہے جہاں لوگوں کو روزگار، تعلیم، بچوں کی اچھی پرورش اور سائنسی اور فنی ترقی سے مستفید ہونے کے مواقع ملتے ہوں۔ اوباما انتظامیہ سمجھتی ہے کہ موجودہ صدی میں تعلیم اور جدت پسندی ہی سکہ رائج الوقت ہے۔ ہماری انتظامیہ تعلیمی سہولیات میں توسیع، گلوبل ٹیکنالوجی اور جدت پسندی فنڈ جیسے پروگراموں کے ذریعے مسلم دنیا میں صنعتکاروں کی حوصلہ افزائی اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے کام کر رہی ہے۔''

انھوں نے کہا، ''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ مسلم معاشروں میں اچھے نظریات اور کامیاب منصوبوں کی نشاندہی کی جائے، ان میں سرمایہ کاری کی جائے، انھیں آگے بڑھایا جائے اور جدت پسندی اور صنعتکاری کا آپس میں رابطہ جوڑا جائے تاکہ دونوں شعبے ایک دوسرے کے کام میں ممد ومعاون ثابت ہوں۔ امریکہ اُن مسلم لیڈروں اور سماجی کارکنوں کے خیالات سے پوری طرح متفق ہے جو خدا کے نام پر قتل کرنے کے دعویداروں کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ایسے انتہا پسندوں کو قابو میں لایا جائے گا جو امریکہ یا دنیا کے کسی بھی حصے میں مسلم اور غیر مسلم کے درمیان خلا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔''

وزیر خارجہ نے کہا، ''پُرتشدد انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام ایک اہم ذریعہ ہے اور یہ یقیناً ایک اہم ذریعہ ثابت ہوگا۔''

REALIZING PAKISTAN'S ECONOMIC POTENTIAL

By: Neal S. Wilson
U.S. Deputy Secretary of Treasury

تحریر: نیل ایس ولسن

نائب وزیرِ خزانہ

Fifteen months ago, Pakistan stood on the brink of financial crisis. During a time of unprecedented turmoil in financial global markets, Pakistan's unsustainable fiscal policies, made worse by the worldwide spike in food and fuel prices, produced a dangerous set of consequences: accelerating inflation, a collapse in the rupee, and a profound downturn in the Pakistani economy.

Faced with difficult choices, the Government of Pakistan took courageous steps to avert disaster. Implementing essential reforms and working closely with the IMF, the World Bank and the Asian Development Bank, Pakistan has secured a notable – albeit fragile – recovery. Inflation has fallen, the stock market has regained much of its value, and foreign exchange reserves have been replenished.

Pakistan's economic situation has stabilized, but during the current period, Pakistan must build the foundation for an economy that is not merely stable, but prosperous; an economy that provides the security, educational opportunities, health care and modern infrastructure.

As Pakistan strives to realize that promise, the United States is committed to being your long-term partner. To strengthen that partnership, we have made substantial financial commitments to support economic development, the expansion of the social safety net, and increased energy production.

In addition to the substantial resources the U.S. has contributed directly and through the IMF and World Bank, we have also committed our best resource – our people. Complementing the work of U.S. professionals already providing development assistance in Pakistan, U.S. Treasury Department advisors will soon begin providing technical assistance to the Ministry of Finance and Central Bank. Through these professionals, we hope to help Pakistan develop the tools to become financially independent by strengthening revenue collection, debt management, and capital markets – and by increasing the transparency of the financial system.

In my meetings with senior officials in Islamabad, the economic

آج سے 15 ماہ قبل پاکستان مالی بحران کے دہانے پر پہنچ چکا تھا۔ عالمی مالیاتی منڈیوں میں غیر معمولی افراتفری کے اِس دور میں پاکستان کی کمزور مالیاتی پالیسیوں نے، جو عالمی سطح پر خوراک اور ایندھن کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے سے اور بھی خراب ہوگئی تھیں، خطرناک نتائج کا ایک سلسلہ پیدا کر دیا جیسا کہ افراطِ زر میں اضافہ، روپے کی قیمت میں زبردست گراوٹ اور معیشت میں سخت کساد بازاری۔

حکومت پاکستان نے جرأت مندی سے کام لیتے ہوئے اس بحران پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے۔ ضروری اصلاحات پر عمل درآمد کرتے ہوئے اور آئی ایم ایف، عالمی بنک اور ایشیائی ترقیاتی بنک سے قریبی رابطہ رکھتے ہوئے پاکستان نے ایک واضح اگرچہ کمزور اقتصادی بحالی حاصل کرلی۔ پاکستان میں افراط زر کی شرح بھی کم ہوئی ہے، اسٹاک مارکیٹ کی ساکھ کافی حدتک بحال ہوچکی ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں جو کمی پیدا ہوگئی تھی، وہ بھی دُور ہوچکی ہے۔

پاکستان کی اقتصادی صورتحال میں جو استحکام آیا ہے، پاکستان کو چاہئے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک ایسی معیشت کی بنیاد رکھے، جو صرف مستحکم ہی نہ ہو بلکہ پھلنے پھولنے والی بھی ہو۔ ایک ایسی معیشت، جو سیکورٹی، تعلیمی مواقع، علاج معالجے کی سہولیات اور جدید بنیادی ڈھانچہ فراہم کرے۔

ایسے وقت میں، جب کہ پاکستان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے کوشاں ہے، امریکہ کا یہ عزم ہے کہ وہ پاکستان کا طویل المیعاد شراکت دار ثابت ہوگا۔ اس شراکت داری کو مضبوط بنانے کیلئے ہم نے خاصے بڑے وسائل پاکستان کو فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے تاکہ اسے اقتصادی ترقی میں مدد ملے، وہ اپنے سماجی تحفظ کا دائرہ کار بڑھا سکے اور بجلی کی پیداوار میں اضافہ کرسکے۔

امریکہ نے نہ صرف براہ راست اور آئی ایم ایف اور عالمی بنک کے ذریعے پاکستان کو مالی وسائل مہیا کئے ہیں بلکہ اپنے بہترین وسائل یعنی اپنے ماہرین بھی مہیا کئے ہیں۔ امریکی ماہرین پاکستان میں ترقیاتی کاموں میں جو مدد دے رہے ہیں، اُن کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے امریکی محکمہ خزانہ

پاکستان کی اقتصادی صلاحیت کا ادراک

کے مشیر بھی جلد ہی پاکستان کی وزارت خزانہ اور سنٹرل بنک کو ٹیکنیکل امداد فراہم کرنا شروع کر دیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ان ماہرین کے ذریعے ہم پاکستان کو وہ اسباب تیار کرنے میں مدد دے سکیں گے، جو اُسے مالیاتی طور پر خود مختار بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ ان میں محصولات کی وصولی، قرضوں کا انتظام اور استعمال اور سرمائے کی منڈیوں کا نظم و نسق شامل ہے اور ساتھ ہی مالیاتی نظام کی شفافیت میں بھی اضافہ شامل ہے۔

آج اسلام آباد میں پاکستان کے اعلیٰ حکام سے میری ملاقاتوں کے ایجنڈے میں پاکستان کو درپیش اقتصادی مسائل سرفہرست ہوں گے۔ ہم اہم اقتصادی اصلاحات کا عمل جاری رکھنے پر بات کریں گے، جن میں محصولات کی آمدنی بڑھانے اور بجلی کے شعبے میں بہتری لانے کے لئے اصلاحات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ہر حکومت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے عوام کو خدمات فراہم کرنے کے لئے اپنی معقول آمدنی کا انتظام کرے۔ بین الاقوامی برادری نے ایک غیر معمولی مشکل مرحلے پر حکومت پاکستان کو سنبھالا دینے کے لئے مدد کی ہے لیکن اب خود پاکستان کے لوگوں کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے آگے آنا ہوگا۔ کوئی شخص ٹیکس ادا کرنا پسند نہیں کرتا، لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، یہاں محصولات کی آمدنی، مجموعی ملکی پیداوار کے نو فیصد سے بھی کم ہے۔ پاکستان کے لوگ علاقے کے کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں اپنی حکومت کو کم ٹیکس دیتے ہیں۔ پاکستان کو اپنے بجٹ میں توازن لانے اور مستقبل میں سرمایہ کاری کرنے کے لئے اپنی اندرونی آمدنی میں اضافہ کرنا ہوگا۔

پارلیمنٹ میں ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) کے لئے کامیاب قانون سازی، پاکستان کی مالی خود مختاری کے لئے بہت اہم ثابت ہوگی۔

جس طرح معقول مقدار میں محصولات کی وصولی موثر حکمرانی کا ایک لازمی عنصر ہے، اسی طرح معقول مقدار میں بجلی کی سپلائی بھی اقتصادی ترقی کے لئے لازمی عنصر ہے۔ پاکستان میں بجلی کی طویل لوڈ شیڈنگ عام پاکستانیوں کی زندگیوں کو تاریک بنا رہی ہے، کاروبار مفلوج کر رہی ہے اور پاکستان کو اپنی صلاحیتوں سے کماحقہٗ استفادہ کرنے سے روک رہی ہے۔

ہم حکومت پاکستان کے اِس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ اکتوبر اور جنوری میں بجلی کے نرخوں میں اضافہ کیا جائے گا اور اِن نرخوں کو اُس سطح پر لایا جائے گا، جس سے بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے اخراجات پورے کئے جاسکیں۔ لیکن یہاں یہ بات بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ بجلی کی پیداوار اور تقسیم میں بہتری لانے کے لئے سرمایہ کاری بھی میں اضافہ کیا جائے۔ یہ سرمایہ کاری، جس کی سخت ضرورت ہے، صرف اُس وقت ہوگی، جب سرمایہ کار دیکھیں گے کہ ان کی بجلی کمپنیوں کو اپنے اخراجات کے مطابق بجلی کے نرخ وصول کرنے کی اجازت ہے۔

کسی بھی دوسرے ملک کی طرح پاکستان بھی اپنے مستقبل کا خود ذمہ دار ہے۔ مسائل ضرور پیدا ہوتے رہیں گے مثلاً تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، بین الاقوامی مانگ میں ردوبدل اور سیکورٹی کے مسائل وغیرہ لیکن اصلاح کی طرف اٹھنے والا ہر قدم، کمزوریوں اور خامیوں اور غیر ملکی امداد پر انحصار سے دُور لے جانے والا قدم ہوتا ہے اور یہ قدم استحکام، اچھے نظم و نسق اور خوشحالی کی منزل کی طرف بڑھنے والا قدم ہوتا ہے۔ پاکستان اگر اس راستے پر چلے گا تو اُسے امریکہ کی شکل میں ایک مضبوط شراکت دار کا ساتھ حاصل رہے گا۔

challenges facing Pakistan will be at the core of the agenda. We will discuss the importance of maintaining momentum on key economic reforms – in particular: increasing tax revenues and reforming the electricity sector.

Every government needs the ability to raise sufficient revenue to finance the services its people need. The international community helped shore up Pakistan's government during a period of extraordinary difficulty—but the people of Pakistan must now do their part. No one likes to pay taxes, but with Pakistan's revenues representing less than nine percent of GDP, Pakistanis pay less for their government than any other country in the region. To balance its budget and invest for the future, Pakistan must begin to raise domestic revenues. Enacting successful value-added tax (VAT) legislation in Parliament will be a critical step toward Pakistan's financial independence.

Just as reliable revenue collection is an essential element of effective governance, sufficient and reliable supplies of electricity are vital to economic growth. Today, chronic blackouts darken the lives of ordinary Pakistanis, cripple business and prevent Pakistan from reaching its potential.

We welcome the government's decision to raise electricity tariffs in October and January and for their commitment to bringing tariffs to levels that cover costs of generation and distribution. Naturally, price increases must be accompanied by investments in improved generation and distribution. But much-needed private investment in the energy sector will only occur when investors can see that power companies are allowed to charge for their costs.

Like any nation, Pakistan is the driver of its own destiny. Challenges will inevitably arise – oil price fluctuations, international demand disruptions, and security disturbances. But every step toward reform is a step away from vulnerability and dependence on foreign assistance and a step toward stability, opportunity and prosperity. In continuing on this road, the people of Pakistan will have a steadfast partner in the United States.

U.S. Targets Pakistan's Energy Crisis

Rawalpindi – It's two o'clock on a Thursday afternoon, and the Rawalpindi Flour & General Mills is humming – but the sound is not coming from the plant's equipment.

Instead, a diesel-fueled generator is rumbling and belching smoke to keep the plant's administrative offices functioning, but it produces far too little power to even begin operating the mill's four stories of machines to transform grain into flour.

"We don't know how many hours we'll be able to operate tomorrow," Sheikh Muhammad Shabbir, the company CEO said with a shrug. "Or how much our monthly electricity cost will be. It makes planning for growth very difficult."

As an industrial consumer, the mill is billed for 24 hours of energy use, plus a variable fuel adjustment charge, despite its use of only a fraction of the energy "purchased." The result is that Shabbir never knows his bottom line, or whether he can fill orders from customers like the World Food Program to supply flour to feed internally displaced populations. Workers must be paid not only for the blackout hours, but also overtime incurred once the power is restored.

Shabbir believes the new $125 million Signature Energy Program could prove a real catalyst to generate the political will for a long term solution to ease Pakistan's 5,000 megawatt energy shortfall. This program will include upgrades of five major power stations, replacement of more than 11,000 agricultural tube wells, and an anticipated 10 percent increase to Pakistan's overall power production.

In mid-January 2010, U.S. Special Representative for Afghanistan and Pakistan Ambassador Richard C. Holbrooke commenced the first phase of the energy projects in Islamabad, announcing the U.S.

پاکستان میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے امریکی اعانت

راولپنڈی۔ اس وقت جمعرات دن کے دو بجے ہیں اور راولپنڈی فلور اینڈ جنرل ملز سے گونج دار آواز آرہی ہے۔ لیکن یہ آواز مِل کی مشینری سے نہیں آرہی۔ یہ ڈیزل سے چلنے والے جنریٹر کا شور ہے جس سے دھواں بھی نکل رہا ہے اور جو مِل کی انتظامیہ کے دفتر میں روشنی کے لئے چلایا گیا ہے۔ اس جنریٹر سے اتنی بجلی پیدا نہیں ہوتی کہ مِل کی چار منزلوں میں لگی ہوئی مشینیں چل سکیں اور آٹا پیس سکیں۔

مِل کے چیف ایگزیکٹو آفیسر شیخ محمد شبیر نے بتایا، ''ہمیں نہیں معلوم ہم کل کتنے گھنٹے مِل چلا سکیں گے یا ہمارا بجلی کا ماہانہ بِل کتنا ہوگا۔ ان حالات میں ترقیاتی منصوبہ بندی کرنا بہت مشکل ہے۔''

ایک صنعتی صارف کی حیثیت سے مِل کو 24 گھنٹے بجلی استعمال کرنے اور فیول ایڈجسٹمنٹ چارج کی صورت میں بِل ادا کرنا پڑتا ہے حالانکہ یہ مِل ''خریدی ہوئی'' بجلی کا بہت تھوڑا حصہ استعمال کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شیخ محمد شبیر کو یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ مل میں کتنا مال تیار ہوگا اور آیا وہ اپنے گاہکوں کے آرڈر پورے کرسکیں گے یا نہیں۔ ان کے گاہکوں میں عالمی ادارہ خوراک بھی شامل ہے جو بے گھر لوگوں کو خوراک فراہم کرنے کا کام کررہا ہے۔ مِل مزدوروں کو لوڈ شیڈنگ کے وقفے کی بھی مزدوری دینا پڑتی ہے اور لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے مزدور جو اوور ٹائم کام کرتے ہیں اس کی الگ اجرت ہوتی ہے۔

شیخ شبیر نے امید ظاہر کی کہ 125 ملین ڈالر کا نیا یو ایس ایڈ سگنیچر انرجی پروگرام سیاسی عزم پیدا کرنے میں حقیقی معاون ثابت ہوگا جس سے پاکستان میں بجلی کی 5000 میگاواٹ کمی کا کوئی پائدار حل تلاش کیا جاسکے گا۔ اس پروگرام کے تحت 5 بڑے بجلی گھروں کی توسیع و مرمت کی جائے گی، 11,000 سے زیادہ زرعی ٹیوب ویل تبدیل کئے جائیں گے اور پاکستان کی بجلی کی پیداوار میں اندازاً 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔

وسط جنوری 2010 میں افغانستان اور پاکستان کے لئے امریکہ کے نمائندے رچرڈ سی ہالبروک نے اسلام آباد میں توانائی کے منصوبوں کے پہلے مرحلے کا آغاز کیا اور یہ اعلان کیا کہ امریکہ پاکستان میں توانائی کے شعبے کے لئے طویل المیعاد پروگرام کے تحت ایک ارب ڈالر تک کا سرمایہ فراہم کرے گا۔ انھوں نے کہا، ''بجلی کے بحران سے ہر شخص متاثر ہوتا ہے۔ لوڈ شیڈنگ سے تجارت مفلوج ہوکر رہ جاتی ہے اور کروڑوں پاکستانیوں کو روزمرہ زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔''

یو ایس ایڈ نے حکومت پاکستان کے قریبی اشتراک سے یہ تجویز کیا کہ نئے بجلی گھر قائم کرنے کی بجائے فوری طور پر موجودہ بجلی گھروں کی کارکردگی بہتر بنا کر بجلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے تربیلا پلانٹ کی ترجیحی منصوبے کے طور پر نشاندہی کی گئی۔ ماہرین کی ایک ٹیم نے تربیلا کے کئی دورے کئے اور مختصر مدت کے فوری نوعیت کے اقدامات کی نشاندہی کی جن سے اس بجلی گھر کی ضائع شدہ پیداواری صلاحیت بحال کی جاسکتی ہے۔ تربیلا کی مجموعی پیداواری گنجائش 3,478 میگاواٹ ہے لیکن اس کی مناسب مرمت اور دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ گنجائش کم ہوکر 3,223 میگاواٹ رہ گئی ہے۔

will ultimately contribute up to $1 billion to the energy sector over the long term.

"The energy crisis affects everyone," Ambassador Holbrooke said. "Power blackouts cripple commerce and cause suffering in the daily lives of millions of Pakistanis."

In close partnership with the Government of Pakistan, USAID proposed to quickly supply more generation to the system by improving the performance of existing power plants, rather than building new ones. The Tarbela plant was identified as the priority project in this process.

A team of experts made a number of visits to Tarbela and assessed the potential short-term, immediate projects to restore the plant's lost capacity. With an original capacity of 3,478 megawatts, Tarbela had significantly declined to 3,223 megawatts due to gaps in repair and maintenance.

U.S. support was met with enthusiasm by the plant managers at Tarbela, "We hope the United States mobilizes this support on a priority basis as our plant can generate significantly more power if things are brought back on track," Ajmal Shah, the chief engineer at the Tarbela plant, said. Similar requests were echoed by other public sector partners.

An initial assessment in August 2009 turned into a tangible plan in October that year when Secretary of State Clinton visited Pakistan and announced immediate assistance for restoring the lost generation capacity of Tarbela, among other projects. The costs will be many times less than what

The Tarbela Dam. US-supported upgrades of the power station will restore it to full operating capacity.

A worker at Rawalpindi Flour Mills. Alleviating load-shedding will provide a tremendous boost to such local industries.

راولپنڈی کے آٹے کے ایک کارخانے میں کارکن مصروفِ عمل ہے۔ لوڈشیڈنگ کے خاتمے سے مقامی صنعتوں میں بہتری آئے گی۔

would be needed to build a new power plant.

Once completed in 12-18 months, the initiative is expected to restore the missing 25 megawatts of power into Pakistan's power system. This additional power will directly benefit over two million people, and will significantly contribute to Pakistan's economic growth and social stability.

Other parts of the U.S. signature program include upgrades of the Jamshoro Thermal Power Station in Sindh province, the Muzaffargarh power station in Punjab, and the Guddu station at the confluence of Sindh, Punjab, and Baluchistan, the replacement of 11,000 agricultural tube well pumps, and technical assistance to improve the performance of Pakistan's electricity distribution system.

Shabbir, who was also a former president of both the local Chamber of Commerce and Industry an association of the country's more than 1,200 flour mill owners, said that sorting out the electricity situation would improve job creation, employee benefits, and enhance exports. "Reducing energy costs to consumers would increase their buying power and give a boost to the economy across the board," he said.

Establishing and maintaining a reliable source of electricity throughout Pakistan is an important determinant of the country's political and economic future. U.S. officials hope that their long-term assistance to the energy sector will keep factories like the Rawalpindi mill operating all day long, creating jobs, improving benefits and competitiveness, and instilling greater trust in government to provide power to the people.

تربیلا کے پلانٹ مینیجرز نے امریکی امداد کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ پلانٹ کے چیف انجینئر اجمل شاہ نے کہا، ''ہمیں امید ہے کہ امریکہ یہ امداد ترجیحی بنیاد پر فراہم کرے گا کیونکہ اگر اس پلانٹ کو ٹھیک ٹھاک کر کے چلایا جائے تو یہ خاصی اضافی بجلی پیدا کر سکتا ہے۔'' سرکاری شعبے کے دوسرے فریقوں نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔

اگست 2009 کا ابتدائی جائزہ اکتوبر 2009 میں اس وقت ایک واضح منصوبے کی شکل اختیار کر گیا جب وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے پاکستان کا دورہ کیا اور دوسرے منصوبوں کے علاوہ تربیلا بجلی گھر کی کھوئی ہوئی صلاحیت بحال کرنے کے لئے فوری مدد دینے کا اعلان کیا۔ اس کام پر جو اخراجات ہوں گے وہ نئے بجلی گھر کے مقابلے میں کہیں کم ہوں گے۔ توقع ہے کہ 12 سے 18 ماہ کے عرصے میں مکمل ہونے پر اس منصوبے سے 25 میگاواٹ ضائع شدہ بجلی پھر پیدا ہونے لگے گی۔ اس اضافی بجلی سے دو ملین سے زائد لوگوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا اور اس سے پاکستان کی اقتصادی ترقی اور سماجی استحکام پر بھی بہت اچھا اثر پڑے گا۔

امریکہ کے سگنیچر پروگرام میں صوبہ سندھ میں جامشورو تھرمل پاور اسٹیشن، پنجاب میں مظفر گڑھ پاور اسٹیشن اور سندھ، پنجاب اور بلوچستان کے سنگم پر واقع گڈو پاور اسٹیشن کی توسیع و مرمت، 11,000 زرعی ٹیوب ویلوں کی تبدیلی اور پاکستان کے بجلی کی تقسیم کے نظام کی اصلاح کے لئے ٹیکنیکل امداد شامل ہے۔

شیخ محمد شبیر نے، جو مقامی ایوان صنعت و تجارت اور ملک کی 1,200 سے زائد فلور مل مالکان کی ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں، توقع ظاہر کی کہ بجلی کی صورتحال میں بہتری سے روزگار کی صورتحال بھی بہتر ہوگی، محنت کشوں کو فوائد ملیں گے اور برآمدات بڑھیں گی۔ انھوں نے کہا، ''توانائی کے مصارف میں کمی سے صارفین کی قوت خرید بڑھے گی اور معیشت کے ہر شعبہ میں تیزی آئے گی۔''

پاکستان بھر میں قابل اعتماد بجلی کا نظام قائم ہونے سے ملک کے سیاسی اور اقتصادی مستقبل پر اہم اثرات مرتب ہوں گے۔ امریکی حکام کو امید ہے کہ ان کی طرف سے طویل المیعاد امداد سے راولپنڈی کی فلور مل کی طرح پاکستان بھر میں فیکٹریاں پورا وقت کام کر سکیں گی جس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، منافع ملے گا، مسابقت کی فضا پیدا ہوگی اور لوگوں کو بجلی فراہم کرنے کے لئے حکومت میں اعتماد آئے گا۔

U.S. Special Envoy Richard Holbrooke Visits Pakistan

امریکی خصوصی نمائندہ رچرڈ ہالبروک کا دورۂ پاکستان

سفیر رچرڈ ہالبروک 18 فروری 2010ء کو اسلام آباد میں ایوان صدر میں صدر آصف علی زرداری سے ملاقات کر رہے ہیں۔

Ambassador Richard Holbrooke meets President Asif Ali Zardari at President House in Islamabad on February 18, 2010.

سفیر رچرڈ ہالبروک 18 فروری 2010ء کو اسلام آباد میں وزیراعظم ہاؤس میں وزیراعظم یوسف رضا گیلانی سے مصافحہ کر رہے ہیں۔

Ambassador Richard Holbrooke shaking hands with Prime Minister Yusuf Raza Gilani at PM House in Islamabad on February 18, 2010

60 Students Graduate U.S. Funded English Language Skills Program

60 طلبہ نے امریکی اعانت سے انگریزی زبان کا کورس مکمل کرلیا

Ambassador Patterson and Public Affairs Section staff hosted sixty students from Sir Syed School, Rawalpindi to celebrate their graduation from a State Department funded English skills improvement initiative called the English Access Microscholarship Program.

The ceremony marked the first ever graduation for students and is the first of its kind in the Islamabad/Rawalpindi area. School principal Mr. Waqar Ahmed Shaikh, teachers and parents were also present on the occasion.

Some of the students delivered moving speeches recounting memories they forged during the 400 hours they devoted to improving their English in afterschool activities. However, the highlight for the kids was meeting with Ambassador Patterson and hearing her message.

"We believe in helping students develop English skills that will give them tools to further their academic goals, enhance their career prospects, and help build a strong relationship between our countries. I hope that all of you will continue to work hard on your language skills, as the effectiveness of our freedom of expression in democratic societies largely depends on the quality of our expression."

Since 2004, about 44,000 secondary school students in over 55 countries have benefited from the two-year program.

For more information about the English Access Microscholarship Program and how it will be expanded to reach an additional 800 students across Pakistan in 2010, please contact: http://islamabad.usembassy.gov/

سفیر امریکہ پیٹرسن اور شعبہ امور عامہ کے عملہ نے راولپنڈی کے ایک اسکول کے اُن 60 طلباء کے اعزاز میں تقریب منعقد کی جنہوں نے انگریزی زبان کا تربیتی پروگرام مکمل کیا تھا۔ یہ پروگرام امریکہ کے محکمہ خارجہ نے شروع کر رکھا ہے جسے انگلش ایکسیس مائیکرو اسکالرشپ پروگرام کہا جاتا ہے۔

2004ء سے اب تک 55 سے زائد ملکوں کے تقریباً 44,000 سیکنڈری اسکول طلبہ اس دو سالہ پروگرام سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے طلبہ کے لئے یہ اس طرح کی پہلی تقریب تھی۔

اس موقع پر طلبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ انہوں نے اسکول کے بعد کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنی انگریزی بہتر بنانے کے لئے 400 گھنٹے کا وقت کس طرح گزارا۔ تاہم تقریب کی خاص بات طلبہ کی سفیر امریکہ سے ملاقات تھی۔ سفیر نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا:

''ہم چاہتے ہیں کہ طلبہ کو انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے میں مدد دی جائے تاکہ انہیں اعلیٰ تعلیم اور روزگار حاصل کرنے میں سہولت ہو اور امریکہ اور پاکستان کے درمیان ایک مضبوط تعلق قائم ہو۔ مجھے امید ہے آپ انگریزی زبان میں زیادہ سے زیادہ مہارت حاصل کرنے کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے کیونکہ ایک جمہوری معاشرے میں اظہار رائے کی موثر آزادی کا زیادہ تر دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کتنا اچھے طریقے سے کرتے ہیں۔''

ایکسیس پروگرام کا دائرہ 2010ء میں پاکستان بھر کے مزید 800 طلبہ تک بڑھا یا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے بارے میں مزید معلومات اس ویب سائیٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

http://islamabad.usembassy.gov/

Becky Gates Visits U.S.-Supported School in Islamabad

بیکی گیٹس کا اسلام آباد میں امریکی اعانت سے چلنے والے اسکول کا دورہ

During a visit to Girls' Model School in Islamabad Mrs. Becky Gates, wife of U.S. Secretary of Defense Robert M. Gates met with students and teachers who recently returned from U.S.-sponsored exchange visits to the United States, along with the students' parents.

She was informed by the group that their time spent in the United States and exposure to a student-centered approach to teaching have given them fresh perspectives on education. They said the exchange program increased their self confidence and has enabled them to share their experiences and observations about life in the United States with their communities.

"I can assure you, the American students and teachers benefited from your visit to the United States, as well," Mrs. Gates said. "It's important for us all to learn about new cultures."

"Like you, I am the product of the public school system," she told the students, recounting how she grew up on a dairy farm in the American Pacific Northwest. "So I am pleased to see the United States supporting public education in Pakistan through schools like yours."

Mrs. Gates toured the school's new science laboratory, which was refurbished and supplied by the U.S. Agency for International Development and viewed science projects on display. She encouraged students to continue to think analytically.

امریکہ کے وزیر دفاع رابرٹ ایم گیٹس کی اہلیہ بیکی گیٹس نے اسلام آباد میں لڑکیوں کے ایک ماڈل اسکول کا دورہ کیا اور اُن طالبات اور اساتذہ سے ملاقات کی جو امریکی تبادلہ پروگرام کے تحت حال ہی میں امریکہ کا دورہ کر کے واپس آئی ہیں۔ ملاقات میں طالبات کے والدین بھی موجود تھے۔

امریکہ سے واپس آنے والی طالبات واساتذہ نے مسز گیٹس کو بتایا کہ ہم نے امریکہ میں جو وقت گزارا اور درس وتدریس کے نئے طریقوں سے جو آگاہی حاصل کی اس سے تعلیم کے بارے میں ہماری سوچ میں تازہ اور مثبت تبدیلی آئی ہے۔ اس ایکسچینج پروگرام سے ہم میں خود اعتمادی بڑھی ہے اور ہم اپنے لوگوں کو امریکہ میں رہنے کے اپنے تجربات اور مشاہدات سے آگاہ کر رہے ہیں۔

مسز گیٹس نے اس موقع پر کہا ''میں آپ کو یقین دلا سکتی ہوں کہ امریکی طلبہ واساتذہ نے بھی آپ کی امریکہ آمد سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ نئی ثقافتوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔''

اُنھوں نے کہا ''آپ کی طرح میں نے بھی پبلک اسکول سسٹم میں پڑھا ہے''۔ انہوں نے اپنے بارے میں یہ بھی بتایا کہ انہوں نے امریکہ کے شمال مغرب کے بحرالکاہل کے علاقے میں پرورش پائی جہاں اُن کا ڈیری فارم تھا۔ انہوں نے کہا ''مجھے یہ جان کر خوشی ہو رہی ہے کہ امریکہ آپ کے اسکول کی مدد کرنے کی طرح پاکستان میں پبلک تعلیم میں مدد دے رہا ہے۔''

مسز گیٹس نے اسکول کی نئی سائنس لیبارٹری بھی دیکھی جس کیلئے امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے ادارے یو ایس ایڈ نے ساز وسامان فراہم کیا ہے۔ انہوں نے سائنس پراجیکٹ بھی دیکھے اور طالبات کی حوصلہ افزائی کی کہ آپ اسی طرح مطالعہ اور مشاہدے کا عمل جاری رکھیں۔

Braille Quran Donated to Michigan Islamic Center

مشی گن اسلامی مرکز کے لئے بریل قرآن کا تحفہ

A young congregant examines the Braille Quran, which fills eight volumes. (Islamic Center of America)

ایک نوجوان آٹھ جلدوں پر مشتمل بریل قرآن دیکھ رہا ہے۔ (اسلامی مرکز، امریکہ)

The Kukaldosh Madrassa in Tashkent, Uzbekistan, for centuries has prepared young Muslims for leadership roles. Recently, it became one of the few institutions that publish Braille editions of the Quran, which enable the blind to read Muslim scripture. When the madrassa wanted to donate an eight-volume Braille Quran to an American mosque, the Islamic Center of America in Dearborn, Michigan, was a logical recipient. The Dearborn mosque is one of the oldest and largest in the United States.

The Braille Quran was sent ahead to Dearborn and officially presented to the Islamic Center on April 4 by the deputy chief of mission at the U.S. Embassy in Tashkent. He said that the embassy acted as an intermediary to transmit the Quran from the madrassa and people of Uzbekistan "to a worthy American Muslim institution with some ties to Uzbekistan."

Imam Sayed Hassan Qazwini, accepting the Braille Quran, said there could be no better gift. He gave the DCM a letter of gratitude addressed "to the people of Uzbekistan," for "the most appreciative gift of all, Al Qur'an."

ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں واقع کوکل دوش مدرسہ صدیوں سے نوجوان مسلمانوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرا رہا ہے۔ حال ہی میں مدرسہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ یہاں قرآن پاک کا بریل ایڈیشن شائع ہوا ہے جسے نابینا افراد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جب مدرسہ نے کسی امریکی مسجد کو 8 جلدوں پر مشتمل بریل قرآن کا تحفہ دینا چاہا تو اُس کی نگاہِ انتخاب ڈیئربورن، مشی گن، کے اسلامی مرکز پر پڑی۔ ڈیئربورن کی مسجد امریکہ کی قدیم ترین اور وسیع ترین مساجد میں شمار ہوتی ہے۔

تاشقند کے امریکی سفارتخانے کے نائب سربراہ نے 4 اپریل کو باضابطہ طور پر بریل قرآن کا تحفہ ڈیئربورن میں اسلامی مرکز کے حوالے کیا۔ انھوں نے اس موقع پر کہا امریکی سفارتخانے نے قرآن پاک کا یہ تحفہ ازبکستان کے مدرسہ اور عوام کی طرف سے ڈیئربورن کے اسلامی مرکز پہنچانے کے لئے، جس کے ازبکستان سے پہلے ہی روابط قائم ہیں، ایک معاون کا کردار ادا کیا ہے۔

امام سید حسن قزوینی نے بریل قرآن کا تحفہ وصول کرتے ہوئے کہا اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے ''ازبکستان کے عوام کے نام'' ایک خط بھی سفارتخانے کے نائب سربراہ کے حوالے کیا۔

The mosque, located in the suburbs of Detroit near the Ford Motor Company, has hosted a number of Uzbek participants in the U.S. State Department's International Visitor Program. Eide Alawan, director of the Islamic Center's office for interfaith outreach, said the Braille Quran first was mentioned during the visit of eight Uzbek imams in 2006. He said, "When we heard that Uzbekistan would like to give us a set of Qurans, we were elated."

"We are honored to receive it, and we will have a library that will include all areas now," Alawan said. "We probably won't loan them out, but anyone wishing to come in here and read them will be welcome to do so."

Alawan said the Dearborn congregation has members from many countries and traditions. His own father emigrated from Syria in 1910 to escape an oppressive Ottoman Empire.

Community and interfaith activities are integral to the center. "The Islamic Center of America in its 68-year history has always done work within the interfaith community" and endeavored to overcome "difficult times" through dialogue, Alawan said. It has ties to dozens of Abrahamic and non-Abrahamic religious groups in the area.

"Muslims are doing very well in America. They have integrated very well into the system," he said. "I think it's because we are a country of immigrants. ... Coming here," he said, anyone can be "a first class citizen, even if you aren't born here." In Dearborn, Muslims are so well assimilated into the community that the new fire department chief is Muslim, as are other public officers.

The Kukaldosh Madrassa, known as the Kukaldosh Islamic Secondary Educational Institution, dates back to 1569, when it was founded by Darveshkhon. It is an architectural gem of Tashkent, and has schooled Muslim youth since it began, except during the Soviet period. In addition to religious instruction in the Quran, Hadith and Arabic, the madrassa offers a broad educational program that includes Uzbek language and literature, science, mathematics and computer science.

A few years ago, Kukaldosh Madrassa began publishing Braille Qurans. Braille is an international system of embossed dots which may be "read" by touch and employed in various languages, including Arabic. It was invented in France and refined by Louis Braille in the early 19th century.

However, 600 years earlier, in the 14th century, a blind Syrian scholar, Zain Din al Amidi, devised a similar method by which he could study books through touch. He was a professor at Moustansiryeh University in what is now Iraq.

The DCM said the Uzbek Braille Quran is "practically a unique project in the Muslim world. It is quite an achievement that they can point to with some pride." He added, "We are very honored and delighted" that the Quran was given and "that it will be used in the United States."

جس میں ایسا گراں قدر تحفہ دینے پر ازبکستان کے عوام کا شکریہ ادا کیا گیا۔ڈیئربورن کی مسجد، جو ڈیٹرائٹ کے مضافات میں فورڈ موٹر کمپنی کے قریب واقع ہے، امریکی محکمہ خارجہ کے ''انٹرنیشنل وزٹرز پروگرام'' میں شرکت کرنے والے کئی ازبک لوگوں کی میزبانی کر چکی ہے۔ اسلامی مرکز کے بین المذاہب ہم آہنگی کے شعبہ کے ڈائریکٹر عید علاوان نے بتایا کہ بریل قرآن کا ذکر سب سے پہلے آٹھ ازبک اماموں نے 2006 میں اپنے دورے کے دوران کیا تھا۔انھوں نے کہا، ''جب ہمیں معلوم ہوا کہ ازبکستان یہ قرآن پاک ہمیں بطور تحفہ دینا چاہتا ہے تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی''۔

علاوان نے کہا، ''یہ تحفہ ہم اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ہم اسے لائبری میں رکھیں گے۔اسے غالباً مستعار تو نہیں دیا جائے گا لیکن یہاں آکر اگر کوئی پڑھنا چاہے تو اس کی اجازت ہوگی۔'' انھوں نے بتایا کہ ڈیئربورن اسلامی مرکز سے کئی ملکوں اور کئی مسالک سے تعلق رکھنے والے لوگ وابستہ ہیں۔علاوان کے والد بھی سلطنت عثمانیہ کے جبر واستبداد سے بچنے کے لئے 1910 میں شام سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے۔

اسلامی مرکز بین المذاہب ہم آہنگی اور سماجی خدمت کیلئے کام کرتا رہتا ہے۔علاوان نے بتایا، ''اس مرکز نے اپنی 68 سالہ تاریخ میں ہمیشہ بین المذاہب ہم آہنگی کیلئے کام کیا ہے'' اور ''مشکل حالات'' پر مذاکرات کے ذریعے قابو پانے کی کوشش کی ہے۔اس مرکز نے علاقے کے دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والی تنظیموں سے بھی رابطے قائم کرر کھے ہیں۔

انھوں نے کہا، ''امریکہ میں مسلمانوں کے حالات بہت اچھے ہیں۔ وہ معاشرے کا حصہ بن چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ تارکین وطن کا ملک ہے جو دوسرے علاقوں سے یہاں آئے ہیں۔ یہاں ہر شخص اول درجے کا شہری بن سکتا ہے خواہ اس کی پیدائش کسی بھی ملک میں ہوئی ہو۔'' ڈیئربورن میں مسلمان پوری طرح معاشرے میں گھل مل چکے ہیں۔ یہاں آگ بجھانے والے محکمے کا نیا سربراہ ایک مسلمان ہے۔اسی طرح اور کئی سرکاری افسران مسلمان ہیں۔

کوکل دوش مدرسہ، جسے کوکل دوش اسلامی ثانوی تعلیمی ادارہ کہا جاتا ہے، 1569 میں قائم ہوا تھا۔ درویش خان نے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ تاشقند کی عمارتوں میں ایک ہیرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ سوویت دور کو چھوڑ کر یہاں شروع سے اب تک نوجوان مسلمانوں کو اسلامی علوم کی تعلیم دی جارہی ہے۔ مدرسہ میں قرآن، حدیث اور عربی زبان کی تعلیم کے علاوہ کئی دوسرے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں جن میں ازبک زبان، ادب، سائنس، ریاضی اور کمپیوٹر سائنس شامل ہے۔

اب سے چند سال پہلے کوکل دوش مدرسہ نے بریل قرآن کی اشاعت شروع کی۔ بریل سسٹم نابینا افراد کے لئے تیار کیا گیا ہے جو ابھرے ہوئے نقاط کی شکل میں ہوتا ہے اور جسے چھو کر پڑھا جا سکتا ہے اور عربی سمیت مختلف زبانیں لکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔19 ویں صدی کے اوائل میں لوئی بریل نامی شخص نے فرانس میں یہ سسٹم ایجاد کیا تھا۔تاہم اس سے 600 سال پہلے 14 ویں صدی میں ایک نابینا شامی دانشور زین الدین العمیدی نے بھی اس سے ملتا جلتا طریقہ تیار کیا تھا جس کی مدد سے وہ ہاتھ سے چھو کر کتاب پڑھ سکتا تھا۔وہ عراق کی مستنصریہ یونیورسٹی میں پروفیسر تھا۔

سفارتخانے کے نائب سربراہ نے کہا کہ ازبک بریل قرآن ''مسلم دنیا کا ایک منفرد منصوبہ ہے۔ ازبکستان کی یہ بڑی کامیابی ہے جس پر وہ بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ہمیں بھی اس بات پر خوشی ہے اور ہم بھی یہ اپنا اعزاز سمجھتے ہیں کہ بریل قرآن کا تحفہ امریکہ کے کسی ادارے کو دیا گیا ہے۔''

Ambassador Patterson Announces $200,000 for LABARD Foundation

امریکی سفیر کی جانب سے معذور افراد کی بحالی کے ادارے کے لئے 2 لاکھ ڈالر امداد کا اعلان

In a ceremony held at the Lahore Chamber of Commerce and Industry Ambassador Anne Patterson pledged $200,000 to the Lahore Businessmen's Association for Rehabilitation of the Disabled Foundation (LABARD) to help provide vocational training for the disabled. The grant will support LABARD's new training and job placement facility.

"LABARD's new vocational training center offers persons with disabilities and their families hope for the future," remarked Ambassador Patterson during the ceremony. "The association's work will help disabled persons develop market skills and lead productive lives."

With the support of the Lahore Chamber of Commerce and Industry and concerned and involved citizens, LABARD has provided services to over 35,000 disabled persons in the past nine years.

The Ambassador lauded the American Business Forum's support for LABARD, stating that the grant recognizes the leadership role the Forum has played and the "critical need for additional job placement and training support in the Punjab in light of the recent terrorist attacks that have left hundreds of citizens injured."

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 8 فروری کو لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایل سی سی آئی) کی ایک تقریب میں لاہور کے کاروباری افراد کی تنظیم کی زیر سرپرستی معذور افراد کی بحالی کے ادارہ (LABARD) کو معذور لوگوں کو پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے کے لئے دو لاکھ ڈالر دینے کا وعدہ کیا۔ یہ امداد اس ادارے میں نئے تربیتی اور ملازمت فراہم کرنے والے شعبے پر خرچ ہوگی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سفیر پیٹرسن نے کہا کہ LABARD کا قائم ہونے والا نیا پیشہ وارانہ تربیتی مرکز معذور افراد اور اُن کے خاندانوں کو مستقبل کے حوالے سے امید دلاتا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ تنظیم کا کام معذور افراد کو اپنے اندر مارکیٹ کی صلاحیتیں پیدا کرنے اور بامعنی زندگیاں گزارنے میں مدد دیتا ہے۔

ایل سی سی آئی اور متعلقہ شہریوں کے تعاون سے LABARD گزشتہ نو سالوں کے دوران 35,000 سے زائد معذور افراد کو خدمات فراہم کر چکا ہے۔

امریکی سفیر نے اس ادارے کے لیے امریکن بزنس فورم کے تعاون کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ گرانٹ فورم کے قائدانہ کردار اور پنجاب میں حالیہ دہشتگرد حملوں کے پیش نظر مزید ملازمتیں مہیا کرنے اور تربیت فراہم کرنے کی اشد ضرورت کا اعتراف ہے۔ ان حملوں میں سینکڑوں افراد زخمی ہو گئے تھے۔

A Poster Published to Mark the *International Earth Day*

یومِ ارض کی مناسبت سے شائع
ہونے والے پوسٹر کا عکس

Zulfiqar Halepoto
Senior Advisor
Policy Advocacy & Civil Society Interface
Thardeep Rural Development programme
(TRDP) Karachi office

When I was selected for SCA Regional Project E/VRN-2009-0195 Civic Engagement and Volunteerism from September 28 to October 16, 2009, it was a moment of great pleasure and excitement for me. Thanks to the US Embassy my exposure to American society was like an expedition to discovery

I found the program a great learning experience and an opportunity to see first-hand how democracy functions in the U.S. I learned the significance of citizen participation, volunteerism, and activism in civil society. The emphasis on the importance of pluralism, tolerance, activism, and volunteerism as components

Zulfiqar Halepoto with fellow participants.

Alumni Connect

دیرینہ تعلق

تحریر: ذوالفقار ہالیپوٹو
سینئر ایڈوائزر
پالیسی ایڈووکیسی اینڈ سِول سوسائٹی انٹرفیس
تھردیپ رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام (ٹی آر ڈی پی)
کراچی آفس

جب مجھے 28 ستمبر سے 16 اکتوبر 2009 تک کے عرصہ کے لئے ایس سی اے ریجنل پروجیکٹ ای/وی آر این۔2009-0195 سِوک انگیجمنٹ اینڈ والنٹئر زم کے لئے منتخب کیا گیا تو یہ میرے لئے بڑا خوشی اور مسرت کا لمحہ تھا۔ میں امریکہ کے سفارتخانے کا شکرگزار ہوں کہ اُس کے ذریعے مجھے امریکی معاشرے کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا، جو میرے لئے علم و آگہی کا ایک بڑا تجربہ ثابت ہوا۔

اس پروگرام سے میری معلومات میں بیش بہا اضافہ ہوا اور میں نے براہ راست اس بات کا مشاہدہ کیا کہ امریکہ میں جمہوریت کس طرح کام کرتی ہے۔ میں نے سول سوسائٹی میں عام لوگوں کی شرکت اور رضا کارانہ طور پر کام کرنے کی اہمیت کا شعور حاصل کیا۔ مجھے احساس ہوا کہ ایک مضبوط جمہوری معاشرے کے اہم حصے کے طور پر رواداری، مروت، مساوات اور سماجی خدمت کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ امریکہ میں جو نسلی، سیاسی، ثقافتی، مذہبی اور سماجی تنوع پایا جاتا ہے اور یہ تنوع ایک متحرک اور مضبوط سیاسی نظام پر جس طرح اثرانداز ہوتا ہے، اُس نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا۔ سماجی کارکنوں، سیاسی جماعتوں کے لیڈروں، صحافیوں، این جی اوز کے لیڈروں اور ہائی اسکول اور یونیورسٹی کے اساتذہ سے ملاقاتوں نے مجھے نئے نظریات اور خیالات سے روشناس کرایا۔

پروگرام کے لئے میرے انتخاب سے لے کر ویزا انٹرویو تک تمام مراحل کے دوران یو ایس سی جی کراچی آفس کی ٹیم کا رویہ بہت دوستانہ رہا۔ انھوں نے سفر و قیام کے قواعد وضوابط اور اصولوں کے بارے میں میری جو رہنمائی کی، وہ میرے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔

اب جبکہ میں پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ آئی وی ایل پی کے اس پروگرام نے مجھے اس بات کا شعور دیا کہ رضا کارانہ کام کرنے کا نظریہ کتنی طاقت رکھتا ہے اور رفاہ عامہ سمیت بہت سے شعبوں میں اس نظریئے کا استعمال کس طرح کرنا چاہیئے۔ رابرٹ ڈول انسٹی ٹیوٹ آف پالیٹکس اور کیلیفورنیا میں Emerge کے دورے سے میرے اندر یہ جذبہ بڑھا ہے کہ میں بھی اسی طرح کا ادارہ قائم کروں، جو نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ ذمہ دار شہری بن کر موثر نظم ونسق کے لئے کام کریں اور جمہوری اقدار اور اصولوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

of a strong democratic society was most instructive. The ethnic, political, cultural, religious, and social diversity in the U.S. and how diversity contributes to a dynamic and resilient political system made a great impression on me. The opportunity to meet with activists, community representatives, political party leaders, journalists, NGO leaders, and high school and university teachers enriched me with new ideas.

From my selection to visa interview, the guidance of the US CG Karachi office team was friendly and polite. They assisted with necessary housekeeping rules, travel guidelines and personal itineraries.

As I look back, IVLP has helped me to understand the power of volunteerism as a concept and its applicability in many areas including public advocacy. Our visit to Robert Dole Institute of politics and also Emerge, in California has increased my commitment to start an Institute of politics which will encourage and strengthen youth to be responsible citizens towards effective governance while adopting democratic values and principles.

My visit encouraged me to interact with people from geographically, ethnically, and culturally diverse communities. Interactions with American grassroots organizations that represent the interests of diverse sectors of society- NGO leaders, charitable foundations, faith-based organizations, community groups and corporations on organizational governance, fundraising, coalition building, volunteer recruitment, retention, and management and lobbying strategies was a great learning experience .

The beauty of the program was that we were not forced to support USA society, political systems and regimes....we were simply provided an opportunity to see America at work. From a school student to an AIDS activists, from a city mayor to a micro credit NGO network in charge, from a rape victim center facilitator to a young dynamic school going volunteer. I visited political institutions, think tanks, schools, and museums, shelters for women, charity centers, volunteer organizations and groups engaged in civil engagement issues and other historical places. Every visit was a great learning. For me Santa Fe New Mexico was a great surprise. It was like my home Thar Desert. San Francisco was amazing. Kansas City tour exposed to me to the mid-west.

Our group consisted of 18 people of different cultures, ethnic groups and mindsets. Let me proudly say that for me this group was great growing experience. We all were like family members. Everyone was so kind and understood their duties, responsibilities and limits. We also learned group dynamics during our travels.

From Beulah Azariah (India) to Luitel (Nepal) I made new friends. I enjoyed the company of Aamir Raza Memon (Pakistan) and Bob and Anna (our facilitators) I must say that EVERY ONE was a pleasure to be with.

I miss you all.

After this great learning experience I feel my prime responsibility is to share about volunteerism and civil engagement in my community.

اس دورے سے مجھے مختلف علاقوں، نسلوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ امریکی معاشرے کے گوناں گوں طبقوں کے مفادات کی نمائندگی کرنے والی تنظیموں، این جی اوز لیڈروں، خیراتی اور مذہبی اداروں، کمیونٹی گروپوں اور کارپوریشنوں کے نمائندوں سے جو ملاقاتیں ہوئیں، اُن سے نظم ونسق چلانے، فنڈز جمع کرنے، دوسری تنظیموں سے اتحاد قائم کرنے، رضا کار بھرتی کرنے اور لابنگ کرنے کا طریقہ کار سمجھنے میں بہت مدد ملی۔

اس پروگرام کی خوبی یہ تھی کہ ہمیں امریکی معاشرے، سیاسی نظام اور انتظامیہ کی تعریف کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا...... ہمیں صرف موقع فراہم کیا گیا کہ ہم امریکہ میں لوگوں کو کام کرتا دیکھیں، جن میں اسکول کے طالب عالم سے لے کر ایڈز کی روک تھام کے لئے کام کرنے والے کارکن، شہر کے میئر سے لے کر چھوٹے قرضوں کے لئے کام کرنے والی این جی اوز کے نیٹ ورک، آبروریزی کا شکار ہونے والی خواتین کی مدد کرنے والوں سے لے کر زیرِ تعلیم رضا کار سبھی شامل تھے۔ میں نے سیاسی اداروں، دانشگاہوں، اسکولوں، عجائب گھروں، ضرورت مند خواتین کی پناہ گاہوں، خیراتی مراکز، رضا کار تنظیموں، سماجی مسائل پر کام کرنے والے گروپوں کے اداروں اور تاریخی مقامات سمیت سبھی جگہوں کا دورہ کیا۔ ہر دورہ چشم کُشا ثابت ہوا۔ میرے لئے نیو میکسیکو کے دارالحکومت سانٹا فے کا دورہ ایک حیرت انگیز تجربہ تھا۔ یہ ہمارے صحرائے تھر جیسا علاقہ تھا۔ سان فرانسسکو کا دورہ بھی نہایت دلچسپ ثابت ہوا۔ اسی طرح کنساس شہر کے دورے سے وسط مغربی امریکہ کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔

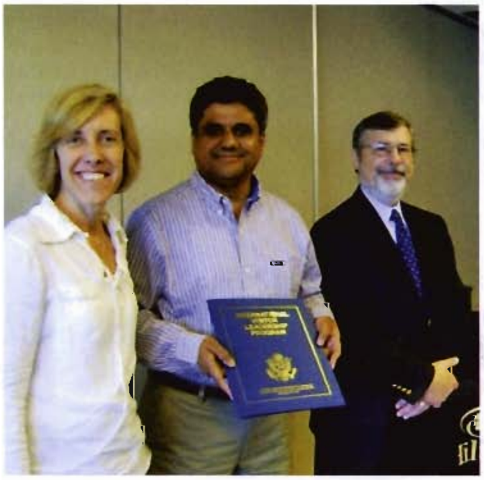

ہمارا گروپ 18 لوگوں پر مشتمل تھا، جو مختلف ثقافتوں، نسلی گروپوں اور عقائد سے تعلق رکھتے تھے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ ان لوگوں سے میل جول میرے لئے ایک بہت بڑا تجربہ تھا۔ ہم سب ایک خاندان کے ارکان کی طرح رہتے تھے۔ ہر ایک خوش اخلاقی سے پیش آتا تھا اور اپنے اپنے فرائض، ذمہ داریوں اور پابندیوں کو سمجھتا تھا۔ ہمیں سیر وسفر کے دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک گروپ کی شکل میں سیر کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔

میں نے کئی نئے دوست بنائے، جن میں ہندوستان کے بیولا ازاریہ سے لے کر نیپال کے لوئٹل تک شامل ہیں۔ میں اپنے ہموطن عامر رضا میمن اور اپنے معاونوں باب اور اینا کی رفاقت سے بھی بہت لطف اندوز ہوا۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان میں سے ہر ایک کی رفاقت میرے لئے باعث مسرت ثابت ہوئی۔

میں ان سب لوگوں کو بہت یاد کرتا ہوں۔

علم و آگہی کے اس عظیم تجربے کے بعد میں یہ اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ میں اپنے لوگوں کو رضا کار تحریک اور سماجی کاموں کی اہمیت سے آگاہ کروں اور اُن میں سماجی خدمت کا جذبہ پیدا کروں۔

Study for a Master's or Ph.D. in the United States

The United States Educational Foundation in Pakistan is proud to announce the 2011 competition for Fulbright advanced degree scholarships.

Master's Scholarship

This program funds graduate study in the United States for a Master's degree program. The program is funded by the U.S. Government. All disciplines are eligible, except for clinical medicine, with priority given to Education, Educational Management, Agriculture, Health, Teaching of English, Journalism, Film & Television, Nursing and fields related to economic development. Eligible candidates will have either a four-year Bachelor's degree or a Bachelor's and Master's combination totaling 16 years of formal education from an accredited university. Recent graduates are strongly encouraged to apply, except for MBA applicants, who require 3 years of work experience.

Ph.D. Scholarship

This program funds graduate study in the United States towards a Ph.D. degree. This may be coursework and/or research towards a Ph.D. or an entire program. Funding for this program is provided by the U.S. Government and the Higher Education Commission of the Government of Pakistan. Eligible applicants will have a Master's, M.Phil. or comparable degree (a minimum of 18 years of formal education) from an accredited university.

Although all disciplines (except for clinical medicine) are eligible, priority fields for both Master's & Ph.D's are as follows:

- Energy (All aspects including policy, mining of indigenous gas, petroleum and coal resources, hydro-electric power, alternate energy resources, energy conservation, etc.)
- Water and Environmental Issues including water resource management, water pollution, ground water hydrology, climate change impact, etc.
- Humanities and Social Sciences with focus on Education, Public Policy, Law, Media and Tourism
- Veterinary Sciences, value added agriculture, agriculture extension, agriculture waste processing
- Allied health professional and medical technology

Who is eligible for these scholarships?

Pakistani citizens with strong academic histories in all disciplines are welcome to apply, except clinical medicine. It is highly desirable that candidates have work experience in teaching, research, or the public sector in Pakistan.

In addition to academic work, persons selected for Fulbright programs are expected to share information about Pakistani life and culture with their U.S. colleagues and with community groups in the U.S. On returning to Pakistan, Fulbright grantees are expected to share their U.S. experiences with colleagues and community groups in Pakistan. Successful candidates should be poised to assume leadership positions in their fields and must be committed to returning and serving Pakistan.

When will the program begin?

Fall of 2011

What do the grants fund?

The grants fund tuition, required textbooks, airfare, a living stipend, and health insurance. USEFP also assists with the visa process.

Which program should I apply for?

Generally, applicants with 16 years of formal education should apply for the Master's; those with 18 years of education should apply for the Ph.D. Grants are awarded in the program considered most appropriate by USEFP.

Additional requirements?

The Graduate Record Examination (GRE) is required for all applicants. A minimum score of 300 is required on each section of the GRE examination, with a higher score on the section most applicable to your field of study. Applicants must also possess a high level of fluency in spoken and written English. Short-listed applicants will be required to bring proof of TOEFL registration with them to the interview if they are short-listed.

Women, minorities, persons from FATA, FANA and other remote areas, and persons with disabilities are strongly encouraged to apply.

The United States Educational Foundation in Pakistan

FULBRIGHT

PUBLICIS

Please Note: All successful candidates are required to sign a contract with USEFP and, for successful Ph.D. candidates, a bond with the HEC, that binds them to return to Pakistan immediately after their program in the U.S. and serve the country for the number of years equivalent to the length of their scholarship program. This contract is redeemable on a year-for-year basis; as long as a person fulfills the service requirement, he or she will pay nothing.

Who is ineligible?

- Persons with a dual U.S./Pakistan nationality or who have a spouse, parent, fiancé or child over 18 years of age who is a U.S. citizen or permanent resident.
- Employees of the Fulbright organization or the U.S. Department of State and their spouses, fiancés, siblings, dependents, children and parents.
- For programs funded by their agencies, employees of USAID or the HEC and their spouses, fiancés, siblings, dependents, children and parents are ineligible.

How do I apply?

For more information and to download an application form, visit **www.usefpakistan.org.**

A complete application package includes application form, three reference letters, GRE score report, and attested copies of transcripts/or most recent transcript. **Incomplete applications will not be considered.** Original application with references and attested copies of supporting documentation along with one additional copy of the complete application must be received by USEFP at the address given below by 4:30 p.m. on **May 18, 2010.** Applicants using the online form should also submit a hard copy to USEFP by May 18. (Please also make a note on the application to let USEFP know that you have also submitted electronically.)

The United States Educational Foundation in Pakistan
P.O. Box 1128, Islamabad 44000.
Email: fulbrightapps@usefpakistan.org
Phone: 051-11-11-USEFP (051-11-11-87337)
Fax: 051-8431555.
Website: www.usefpakistan.org

2011 International Fulbright Science and Technology Award for Outstanding Students

The International Fulbright Science and Technology award is for a Ph.D. study beginning in fall 2011 at a top U.S. institution in science, technology, or engineering fields. This may be coursework and/or research towards a Ph.D. or an entire program. The award is designed to be among the most prestigious international scholarships in science and technology.

Eligible Fields

- Aeronautics and Astronomics/Aeronautical Engineering
- Agriculture (theoretical or research-based focus only)
- Astronomy/Planetary Sciences
- Biology
- Biomedical Engineering
- Chemistry
- Computer Science/Engineering
- Energy
- Engineering (electrical, chemical, civil, mechanical, ocean and petroleum)
- Environmental Science/Engineering
- Geology/Earth and Atmospheric Sciences
- Information Sciences and Systems (engineering focus only)
- Materials Science/Engineering
- Mathematics
- Neurosciences
- Oceanography
- Public Health (theoretical research focus only)
- Physics

Eligibility Criteria

- Pakistani citizenship and normally resident in Pakistan
- Strong academic history
- GRE scores of at least 300 on Verbal and 750 on Quantitative sections
- Minimum of 18 years of formal education from an accredited university (Master's, M.Phil. or comparable degree)

Application deadline for this award is May 1, 2010

To download an application form visit **www.usefpakistan.org**

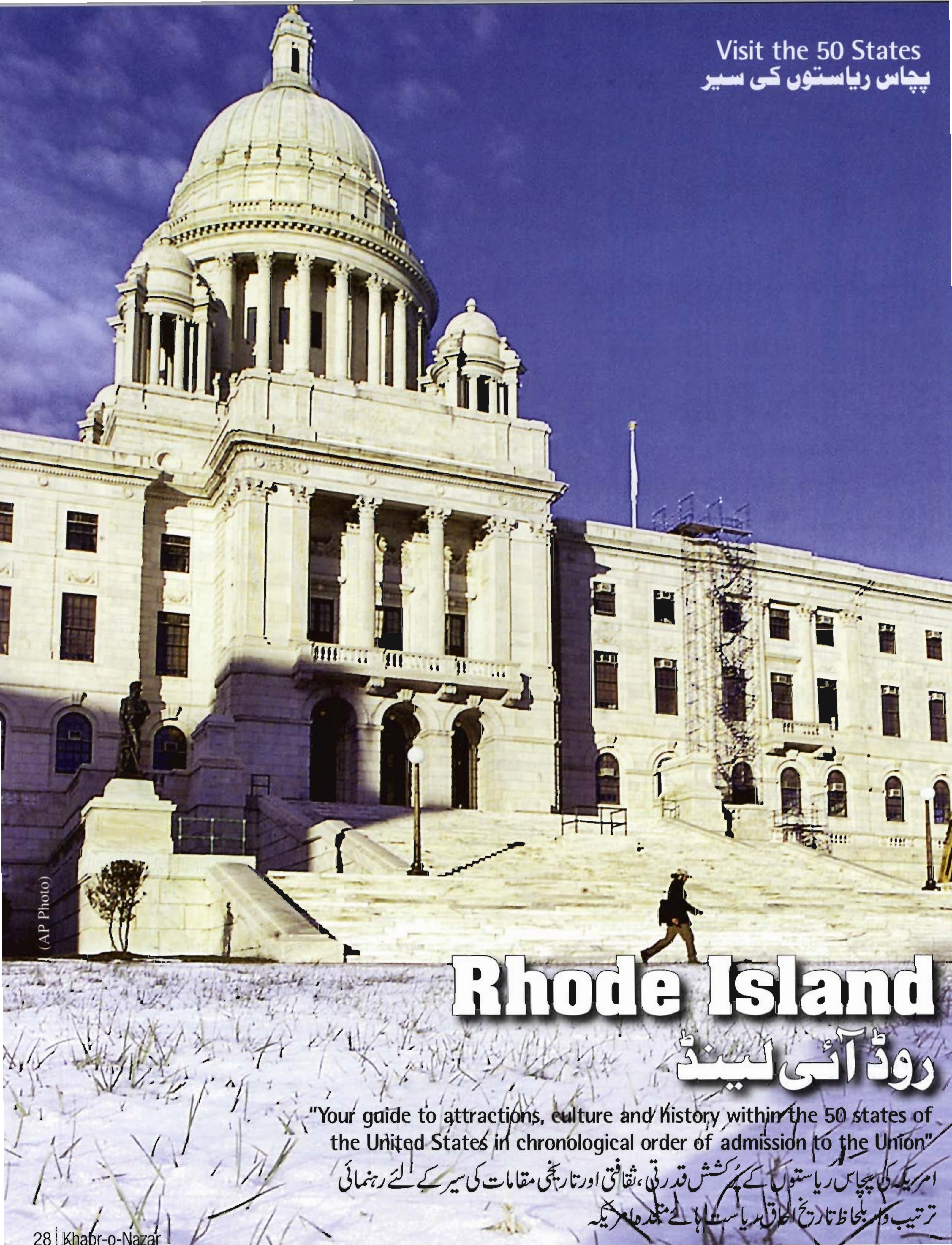

(AP Photo)

Rhode Island
روڈ آئی لینڈ

"Your guide to attractions, culture and history within the 50 states of the United States in chronological order of admission to the Union"

امریکہ کی پچاس ریاستوں کے پُرکشش قدرتی، ثقافتی اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے رہنمائی
ترتیب وار بلحاظ تاریخ الحاق ریاست ہائے متحدہ امریکہ

Admission to Union:	May 29, 1790	29 مئی 1790	یونین میں شمولیت:
Capital:	Providence	پراویڈینس	دارالحکومت:
Population:	1,053,209	1,053,209	آبادی:

State Flag		ریاست کا پرچم	State Seal		ریاست کی مہر
State Bird:		ریاست کا پرندہ:	State Flower:		ریاست کا پھول:

Rhode Island is an unforgettable destination. This tiny New England state is a gem, boasting hundreds of miles of breathtaking beaches, rich and dramatic history and attractions for the entire family. Rhode Island's small size means you can take it all in.

Roger Williams, the founder of Rhode Island was the first to view Rhode Island as the perfect getaway. However, his motivation was one fueled by the search for religious freedom, and his journey inevitably led to the formation of one of the earliest of the original thirteen American Colonies. Today, carved in marble on the south portico of the Rhode Island State House, facing the City of Providence and Narragansett Bay is a quotation from the Royal Charter of 1663, which Roger Williams obtained from the English King, Charles II, on July 8 1663."To hold forth a lively experiment that a most flourishing civil state may stand and best be maintained with full liberty in religious concernments." These words refer to the principle of religious liberty and tolerance upon which Roger Williams founded the State of Rhode Island. Rhode Island continues to perpetuate religious freedoms and the state is home to more than 300 religious organizations.

ریاست روڈ آئی لینڈ ایک ایسی منزل کی حیثیت رکھتی ہے، جسے کوئی سیاح اور مسافر نظر انداز نہیں کرسکتا۔ یہ چھوٹی سی ریاست امریکہ کے شمال مشرقی علاقے نیوانگلینڈ میں ایک نگینہ کی حیثیت رکھتی ہے جو اپنے سینکڑوں میل طویل دلفریب ساحلوں اوراپنی متنوع اور حیرت انگیز تاریخ پر فخر کرتی ہے۔ یہ ریاست اپنے ہاں پورے خاندان کی تفریح کا سامان رکھتی ہے۔ روڈ آئی لینڈ کے مختصر رقبہ کی وجہ سے آپ اس کے پورے علاقے کی سیر کا پروگرام بناسکتے ہیں۔

روڈ آئی لینڈ کے اولین آبادکار راجر ولیمز پہلی شخصیت تھے جنھوں نے تفریح کرنے والوں اور تعطیلات گزارنے والوں کے پسندیدہ مقام کی حیثیت سے اس ریاست کی اہمیت کو پہچانا۔ تاہم اُن کی اس سوچ کے پیچھے مذہبی آزادی کی تلاش کا جذبہ کارفرما تھا اور یہاں اُن کی آمد کے باعث ابتدائی تیرہ امریکی نوآبادیات میں سے ایک کی بنیاد پڑی۔ آج روڈ آئی لینڈ اسٹیٹ ہاؤس کی جنوبی پیش دہلیز پر، جو پروویڈینس شہر اور خلیج نیراگینسٹ کے رخ پر واقع ہے، سنگِ مرمر پر 1663 کے اُس شاہی فرمان کا اقتباس کندہ ہے جو راجر ولیمز نے شاہِ انگلستان چارلس دوم سے 8 جولائی 1663 کو حاصل کیا تھا: ''اس علاقے کے قیام کا مقصد اس حقیقت کو عملی شکل دینا ہے کہ مکمل مذہبی آزادی کی فضا ہی میں ایک معاشرہ

(AP Photo)

(AP Photo)

حقیقی معنوں میں نشو ونما پا سکتا ہے اور خوشحال بن سکتا ہے۔'' یہ الفاظ مذہبی آزادی اور رواداری کے اُن اصولوں کی نشاندہی کرتے ہیں، جن کو مدنظر رکھتے ہوئے راجر ولیمز نے ریاست روڈ آئی لینڈ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ ریاست آج بھی مذہبی آزادی پر عمل کر رہی ہے اور یہاں 300 سے زیادہ مذہبی تنظیمیں قائم ہیں۔

سیر و سیاحت روڈ آئی لینڈ کی ایک بڑی قیمتی صنعت ہے، جس سے ریاست کو 2.26 ارب ڈالر سے زیادہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ 100 سے زیادہ ساحلی تفریحی مقامات، 400 میل طویل حسین و جمیل ساحلی پٹی، تاریخی اور ثقافتی مقامات اور عالمی معیار کے ریستورانوں اور ہوٹلوں کی وجہ سے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ سیاحت اور ہوٹل کی صنعت روڈ آئی لینڈ کی دوسری سب سے بڑی صنعت ہے۔

روڈ آئی لینڈ اگرچہ ایک چھوٹی ریاست ہے لیکن یہ ثقافت اور قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ اس کی سرحدوں کے اندر امریکہ کے تاریخی مقامات کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اس کے میلوں طویل، خوبصورت اور صاف ستھرے ساحل اور کھانے پینے کے مقامات پورے امریکہ میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

دارالحکومت پروویڈینس ریاست کے کسی بھی مقام سے 30 منٹ سے زیادہ کی مسافت پر نہیں ہے خواہ یہ مقام نیرا گینسٹ ہو یا ''دنیا کی کشتی رانی کا

Travel and tourism is one of Rhode Island's most valued industries, ultimately generating more than $2.26 billion for the state's economy. With more than 100 beaches, 400 miles of picture-perfect coastline, historical and cultural attractions, and world-class dining, it is no surprise that tourism and hospitality is Rhode Island's second-largest industry.

Rhode Island may be small, but it packs a cultural and scenic punch. Within Rhode Island's borders is one of the largest concentrations of historic landmarks in the nation, miles of pristine coastline and some of the most acclaimed dining establishments in the United States.

The Capital city of Providence is never more than

(AP Photo)

(AP Photo)

دارالحکومت'' نیو پورٹ ہو۔طویل عرصہ تک اسے کشتی رانی کی جنت بھی کہا جاتا رہا ہے۔ 1930 سے 1983 تک ''امریکہ کپ'' کے کشتی رانی کے قومی مقابلے نیو پورٹ میں ہوتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ اس کی بڑی شاہراہ کا نام امریکہ کپ ایونیو ہے۔گرمیوں میں اس کی بندرگاہ رنگ برنگی کشتیوں اور تفریحی بحری جہازوں سے بھر جاتی ہے، جو دنیا بھر سے یہاں آتے ہیں۔کشتی رانی کی عالمی ٹیمیں نیو پورٹ اور نیراگینسٹ کے سمندر سے اچھی طرح واقف ہیں اور کشتی رانی کے بڑے بڑے مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے ہر سال یہاں آتی ہیں۔

یہاں ساڑھے تین سو سال کی جیتی جاگتی تاریخ موجود ہے جو پروویڈینس کی سڑکوں پر ہر طرف نظر آتی ہے۔یہاں بیسیوں تاریخی مقامات موجود ہیں جن میں نو آبادیاتی دور اور وفاقی عہد کے علاوہ یونانی احیا کے دور اور وکٹوریہ طرز کے مکانات کو بڑی احتیاط سے محفوظ کیا گیا ہے جو شہر بھر میں موجود ہیں۔روڈ آئی لینڈ اسٹیٹ ہاؤس، جان براؤن ہاؤس اور امریکہ کے پہلے بپٹسٹ چرچ کا میٹنگ ہاؤس اُن تاریخی عمارات میں شامل ہیں جو پورا

a 30-minute drive from anywhere in the state - from the beaches of Narragansett to Newport the "Sailing Capital of the World" and a venue that has long been considered a yachting paradise. From 1930 to 1983, the America's Cup Races were held in the waters off Newport which explains why its main thoroughfare is named Americas Cup Avenue. During the summer, the harbor is filled picturesque sailboats, pleasure craft and mega yachts from all over the world. The international sailing community is familiar with the waters of Newport and Narragansett Bay and return year after year to compete in premier racing.

Three-and-a-half centuries of history are alive and well on the streets of Providence, as evident in the scores of immaculately preserved Colonial, Federal, Greek revival and Victorian houses located throughout the city. The Rhode Island State House, the John Brown House and the Meeting House of the First Baptist Church in America are among the

(AP Photo)

سال عام لوگوں کے لئے کھلی رہتی ہیں۔ پروویڈینس شہر تاجروں اور سیاحوں کا ایک پسندیدہ مقام بنتا جا رہا ہے، جہاں مناسب کرایوں والے ہوٹلوں کے ہزاروں کمرے، پروویڈینس پلیس مال، روڈ آئی لینڈ کنونشن سنٹر اور تھیٹر اور طرح طرح کے دوسرے ثقافتی مراکز موجود ہیں۔

many historic buildings which are open to the public year-round. Providence is becoming a hotspot for both business and leisure travelers with thousands of moderately priced hotel rooms, the Providence Place Mall, the Rhode Island Convention Center and a rich theater and cultural scene.

The first polo matches in the United States were held in Newport in 1877. Today, the tradition is alive and well as horses thunder, mallets collide and

turf flies at Glen Farm in Portsmouth. Throughout the summer months, Olympic-level matches are scheduled on Saturday afternoons between Team USA and competitors from around the world.
Because of its compact size, biking is a natural for the Ocean State. Bike paths and trails stretch through miles of scenic landscape with panoramic views of historic harbors, to Narragansett Bay, along the historic Blackstone River and abundant protected

امریکہ میں سب سے پہلے پولو میچ 1877 میں نیوپورٹ میں کھیلے گئے تھے۔ پولو کی روایت آج بھی زندہ ہے۔ آج بھی پورٹسماؤتھ میں گلین فارم میں گھوڑے ہنہناتے ہیں، پولو کی چھڑیاں آپس میں ٹکراتی ہیں اور خوب ہنگامہ ہوتا ہے۔ گرمیوں کے پورے موسم میں ہر ہفتے کے روز سہ پیر کے وقت اولمپک کی سطح کے میچ ہوتے ہیں، جن میں ٹیم یو ایس اے اور دنیا بھر کے پولو کے کھلاڑیوں کے درمیان مقابلے ہوتے ہیں۔

اپنے جغرافیائی خدوخال کی وجہ سے سائیکل سواری اس ساحلی ریاست کے لئے ایک قدرتی بات ہے۔ سائیکل سواری کے راستے اور پگڈنڈیاں، میلوں لمبے پُرفضا علاقے تک پھیلی ہوئی ہیں، جہاں سے تاریخی بندرگاہیں، خلیج نیرا گینسٹ اور بلیک اسٹون دریا کے ساتھ ساتھ اور جزیرہ بلاک کے محفوظ

(AP Photo)

قدرتی ذخائر کے علاقے کے مناظر دیکھے جا سکتے ہیں۔ جہاں تک قدرتی راستے موجود ہیں وہاں سے آگے ریاست کے ٹرانسپورٹیشن کے محکمے نے انتظام اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پرانی ریلوے لائنوں کو تفریحی راستوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کام میں اُسے ایسٹ کوسٹ گرین ویز پروگرام کا تعاون حاصل ہے۔ شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک وسیع علاقے میں پختہ راستے موجود ہیں، جہاں سائیکل پر سوار ہو کر مہم جوئی کی جا سکتی ہے۔

روڈ آئی لینڈ کی اقتصادی ترقیاتی کارپوریشن سیر و سیاحت کی صنعت کو بے نظیر قدرتی وسائل اور گزرگاہوں تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ ان میں ایک شاندار ہائی وے، ریل اور ایئرپورٹ سروِس، 100 سے زیادہ ساحلی مقامات اور 400 میل کی ساحلی پٹی نیراگینسٹ شامل ہے جو نیو انگلینڈ کے علاقے میں کشتی رانی کا سب سے بڑا مرکز ہے اور جہاں امریکہ کے تاریخی مقامات کا سب سے بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

nature preserves of Block Island. Beyond natural pathways the State's Department of Transportation has led the charge in converting former rail lines into popular recreational trails in collaboration with the East Coast Greenways program. Extensive paved pathways traverse North to South, east to west and offer a two-wheel adventure just a peddle away.

The Rhode Island Economic Development Corporation offers the travel and tourism industry access to an unparalleled array of natural resources and critical infrastructure. They include an excellent highway, rail and airport service, more than 100 beaches and 400 miles of shoreline, Narragansett Bay- the biggest yachting center in New England, and the largest concentration of historic landmarks in the United States.

(AP Photo)

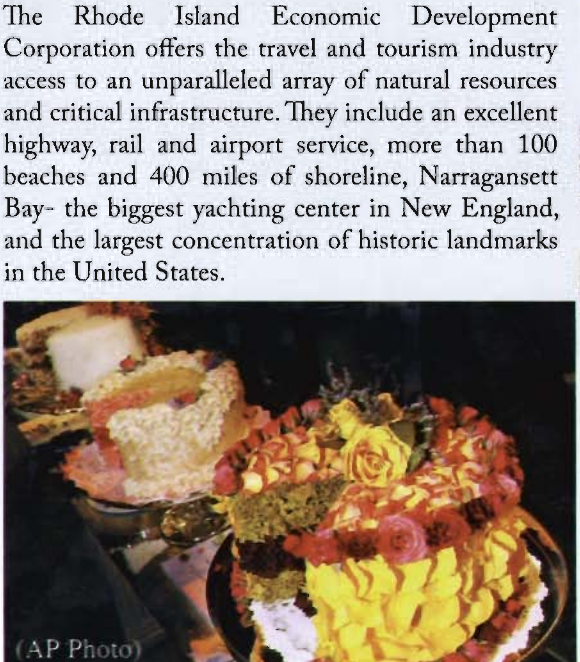

(AP Photo)

One Success at a time

Helping the people of Pakistan

کامیابی کی داستان

پاکستانی عوام کی مدد

Saving A New Life نئی زندگی کا بچاؤ

U.S. training of birth attendants prevents needless infant deaths

دائیوں کی امریکی تربیت سے نومولود بچوں کی جانوں کے ضیاع کا سدِ باب

Talagang – Misbah was a lucky baby to have been born with a trained community midwife by the side of his mother Rizwana. After only a few minutes in the world, his life was already in jeopardy. Misbah didn't cry, then stopped breathing altogether and began to turn blue. "He is no more!" Rizwana began to wail, using a common expression of mourning in the Punjabi language.

تلہ گنگ ۔ مصباح ایک خوش قسمت بچہ ہے کہ اس کی ولادت ایک تربیت یافتہ دائی کے ہاتھوں ہوئی جو اُس کی امی 'رضوانہ' کی نگہداشت کرتی تھی۔ پیدائش کے صرف چند منٹ بعد ہی مصباح کی زندگی خطرے میں پڑ گئی تھی کیونکہ پیدا ہونے کے بعد وہ رویا چیخا نہیں تھا۔ پھر اس کی سانس بالکل بند ہوگئی اور رنگت پیلی پڑ گئی۔ رضوانہ نے رونا دھونا شروع کر دیا۔ پنجابی زبان میں روائتی انداز میں دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کہا، "ہائے میرا بچہ گیا۔"

“Feeling of saving a life is unlike any other.”

”کسی کی جان بچانے جیسی خوشی کوئی اور نہیں ہوسکتی “

But midwife Noreen Iqbal, who had recently completed a USAID-supported immediate newborn care training program, wasn’t so sure. She made a quick assessment of the situation, told Rizwana not to panic, and performed mouth-to-mouth resuscitation on the baby.

After about eight minutes, Misbah began to breathe on his own, and his color gradually turned from pale blue to white, then pink. Rizwana burst into tears of joy. Her mother began to kiss Noreen’s hands. “The feeling of saving a life is unlike any other,” Noreen said. “It was really the happiest moment of my life, and I never could have done it without the skills I acquired during the training.”

The need for such training here, in the remote village of Talagang in Western Punjab province, is acute. In Pakistan, 65 percent of all women deliver their babies at home, a mere 8 percent of these in the presence of a trained health care professional. The result is an estimated infant mortality rate of more than 70 per 1,000 births – placing Pakistan 192nd out of 224 countries around the world.

Even before the incident on the day of delivery, Rizwana wasn’t sure Misbah would ever be born. After delivering her first child successfully without assistance, she suffered two consecutive miscarriages. It was only then that she approached Noreen in the village one day.

Noreen promised Rizwana that she would do her best to take care of her during pregnancy and labor, and counseled her on maintaining a healthy pregnancy. When the crisis arose, she saved the day.

In Talangang, word has gotten around that Noreen saved Misbah’s life, and pregnant women have begun to approach her asking for pre-natal consultations, and listened to her advice on breastfeeding, skin-to-skin contact between baby and mother, and to delay bathing the baby for 24 hours – all important to saving new lives in the remote village.

لیکن خوش قسمتی سے نورین اقبال وہاں موجود تھی جس نے حال ہی میں یو ایس ایڈ کے زیر اہتمام نومولود بچوں کی نگہداشت کا تربیتی کورس مکمل کیا تھا۔ اُس نے صورتحال کا فوراً جائزہ لیا اور رضوانہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا گھبرایئے نہیں میں بچے کی سانس بحال کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اس نے اپنا منہ بچے کے منہ سے لگا کر اس کی سانس بحال کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ 8 منٹ بعد مصباح اپنے طور پر سانس لینے لگا اور اس کی رنگت بھی، جو پہلے پیلی پڑ چکی تھی، آہستہ آہستہ سفید اور پھر سرخ ہونے لگی۔ رضوانہ کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے چھلک گئیں۔ اس کی والدہ نے نورین کے ہاتھ چوم لئے۔

نورین اپنی اس کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں، ’’کسی کی جان بچانے جیسی خوشی کوئی اور نہیں ہوسکتی۔ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی۔ اگر میں نے تربیت نہ لی ہوتی تو کچھ بھی نہ کرسکتی۔‘‘

مغربی پنجاب کے دور دراز قصبے تلہ گنگ جیسے مقامات پر اس طرح کی تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ پاکستان میں 65 فیصد خواتین کے ہاں گھروں ولادت ہوتی ہے۔ ان میں سے صرف 8 فیصد بچوں کے لئے تربیت یافتہ دائی موجود ہوتی ہے۔ تربیت یافتہ دائیوں کی کمی کا نتیجہ یہ ہے کہ نومولود بچوں کی شرح اموات 70 فی ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ اس طرح پاکستان اس معاملے میں دنیا کے 224 ملکوں میں 192 نمبر پر آتا ہے۔

رضوانہ اس بچے کی پیدائش کے بارے میں بہت پریشان تھی۔ اس کے ہاں پہلا بچہ تو کسی دائی کی مدد کے بغیر بخیر عافیت پیدا ہوا تھا لیکن اس کے بعد دو مرتبہ اس کا حمل ساقط ہو چکا تھا۔ اسی وجہ سے اُس نے نورین سے رابطہ کیا۔

نورین نے رضوانہ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے حمل کے دوران اور بچے کی ولادت کے وقت آپ کا پورا خیال رکھوں گی۔ نورین نے اُسے یہ بھی بتایا کہ آپ نے اپنے حمل کا کس طرح خیال رکھنا ہے۔ بچے کی ولادت کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی، نورین نے اس وقت بھی رضوانہ کی مدد کی اور بچے کی جان بچائی۔

اس واقعے کے بعد تلہ گنگ میں بہت سے لوگوں کو معلوم ہوا کہ نورین نے کس طرح رضوانہ اور اس کے بچے کی جان بچائی۔ اب حاملہ خواتین نورین سے مشورے لیتی ہیں جو انھیں بتاتی ہے کہ بچے کے لئے اپنی ماں کا دودھ اور اپنی ماں کی گود کتنی ضروری ہے۔ وہ انھیں نومولود بچے کو نہلانے میں 24 گھنٹہ کی تاخیر کا مشورہ بھی دیتی ہے۔ یہ تمام مشورے ایک دور دراز قصبے میں نومولود بچوں کی جان بچانے میں بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

Book of the month

منتخب کتاب

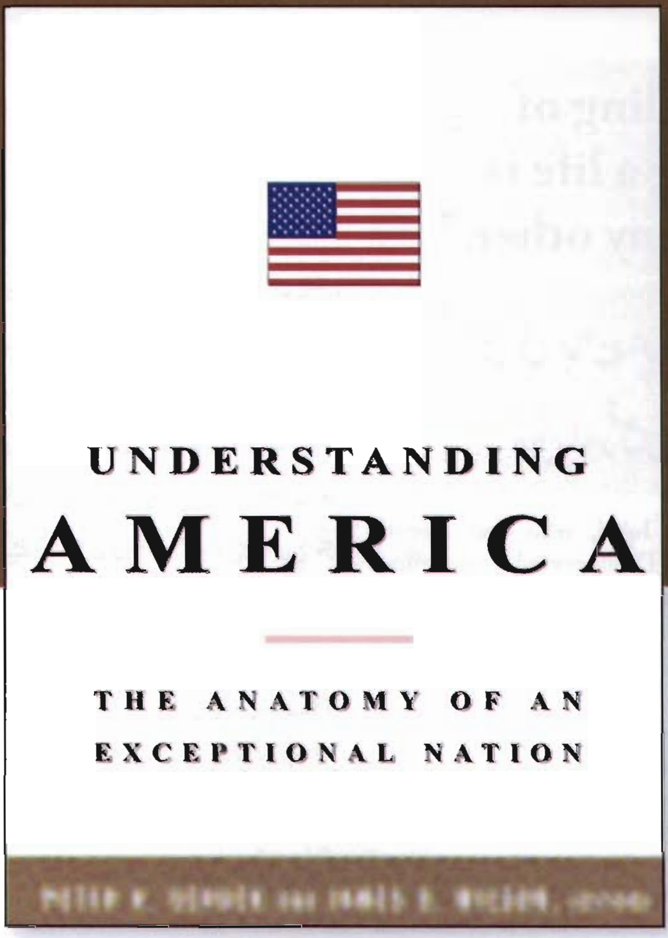

Title:
Understanding America: the anatomy of an exceptional nation

Author:
Peter H. Schuck and James Q. Wilson

Publisher:
Public Affairs. 2008.

Pages:
707
ISBN 9781586485610

نام کتاب:
Understanding America: the anatomy of an exceptional nation

مصنف:
پیٹر ایچ شُک اور جیمز کیو وِلسن

ناشر:
شعبہ امور عامہ 2008

صفحات:
707
ISBN 9781586485610

Description:

What is America? Is it a superpower, composed of capitalists? Or is it a land of hope and glory, a shelter for the huddled masses, and a beacon of freedom and enlightenment? The definition of this complex nation has been debated substantially, yet all seem to agree on one thing: it is unique. The idea of an exceptional America can be traced all the way back to Alexis de Tocqueville's nineteenth-century observations of a newly formed democracy that seemed determined to distinguish itself from the rest. Little, it seems, has changed.

Building on de Tocqueville's concept of American exceptionalism, this collection of essays, contributed by some of the nation's top scholars and thinkers, takes on the weighty task of sizing up America in a way its people and others can comprehend. Far more than simple history, they outline the current state of American institutions and policies—from the legal system to marriage to the military to the Drug War—and anticipate where these are headed in the future.

تعارف

امریکہ کیا ہے؟ کیا یہ سرمایہ داروں پر مشتمل ایک سُپر پاور ہے یا امید اور عظمت کی سرزمین ہے؟ یا پھر بے سروسامان لوگوں کی پناہ گاہ اور آزادی اور روشن خیالی کی شمع ہے؟ امریکہ کی پیچیدہ قوم کی تعریف متعین کرنے پر بہت بحث ہو چکی ہے۔ تاہم سب لوگ اس نکتے پر متفق نظر آتے ہیں کہ یہ ایک منفرد قوم ہے۔ غیر معمولی اور منفرد قوم کا تصور انیسویں صدی کے فرانسیسی مورخ ٹوک وِل کے مشاہدات میں ملتا ہے جو کہتا ہے کہ امریکہ ایک ایسی نئی جمہوریہ ہے جو باقی دنیا سے اپنے آپ کو منفرد رکھنے کا عزم رکھتی ہے۔ اس تصور میں بظاہر کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔

امریکہ کی انفرادیت کے بارے میں ٹوک وِل کے اِس تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے کتاب ہذا کے مضامین کے ذریعے، جنھیں ملک کے بعض چوٹی کے دانشوروں اور مفکرین نے تحریر کیا ہے، اس بھاری ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی گئی ہے کہ امریکہ کی وضاحت اس طرح کی جائے جسے یہاں کے عوام اور دوسرے لوگ سمجھ سکیں۔ مصنفین نے ان مضامین میں، جو محض سادہ تاریخ سے کہیں بڑھ کر ہیں، قانونی نظام، شادی، فوج اور منشیات کے خلاف جنگ سمیت امریکہ کے اداروں اور پالیسیوں کی موجودہ صورتحال کا جائزہ پیش کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ ادارے اور پالیسیاں مستقبل میں کیا رُخ اختیار کر سکتی ہیں۔

Location:

American Information Resource Center
Embassy of the United States of America
Phone: 051-2082784 E-mail: ircisb@state.gov

امریکن انفارمیشن ریسورس سینٹر سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
فون: 051-2082784 ای میل: ircisb@state.gov

Source: http://www.publicaffairsbooks.com/publicaffairsbooks-cgi-bin/display?book=9781586485610

Ask the Consul

قونصل سے پوچھئے

"Your chance to ask the Consul General at the U.S. Embassy, Islamabad your visa related question"

آپ امریکی سفارتخانہ اسلام آباد کے قونصل جنرل سے ویزہ سے متعلق سوالات پوچھ سکتے ہیں

Removal of HIV Visa Ineligibility

On November 2, the U.S. Department of Health and Human Services, Centers for Disease Control and Prevention (HHS/CDC), published a Final Rule in the Federal Register that will remove the Human immunodeficiency virus (HIV) infection from the list of communicable diseases of public health significance and references to HIV from the scope of medical examinations for aliens. Effective January 4, 2010, visa applicants required to receive medical examinations will not be tested for HIV, and HIV-positive visa applicants will not be found ineligible for visas under Section 212(a)(1)(A)(i) of the Immigration and Nationality Act (INA).

Once the rule is in effect, applicants who were previously refused visas only under INA Section 212(a)(1)(A)(i), and only because they were HIV positive, may be eligible for visas and may reapply. A consular officer would then determine whether or not they are qualified. Immigrant visa applicants with HIV will still be subject to INA Section 212(a)(4), public charge, and must demonstrate that they will have means of support in the United States and will not need public financial or medical assistance.

Q: Why has it taken the United States so long to implement changes for non-U.S. citizens who are HIV-positive to visit or live in the United States?

A: On July 30, 2008, President Bush signed the United States Global Leadership Against HIV/AIDS, Tuberculosis, and Malaria Reauthorization Act of 2008, which amended the Immigration and Nationality Act (INA) to eliminate language that specified HIV infection as a public health condition that can prevent non-U.S. citizens from entering the United States with HIV without first obtaining a waiver from the Department of Homeland Security (DHS).

The Act did not change the regulatory framework under which HIV is handled for visa purposes. Because HIV was still on the U.S. Department of Health and Human Services, Centers for Disease Control and Prevention's (HHS/CDC) list of

ایچ آئی وی کی بنیاد پر ویزا کی نااہلیت کی شرط کا خاتمہ

2 نومبر کو امریکہ کے محکمہ صحت وانسانی خدمات کے انسداد امراض کے مراکز (HHS/CDC) نے فیڈرل رجسٹر میں حتمی ضابطہ شائع کیا جس میں کہا گیا ہے کہ ایچ آئی وی انفیکشن کو متعدی امراض کی اُس فہرست سے نکالا جا رہا ہے جس کے تحت غیر ملکیوں کے طبی معائنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ضابطے پر 4 جنوری 2010ء سے عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے اور ویزا حاصل کرنے کے ایسے درخواست دہندگان، جنہیں ایچ آئی وی کے لئے طبی معائنہ کرانے کی ضرورت ہوتی تھی، اب انہیں اس کی ضرورت نہیں ہوگی اور ایسے درخواست دہندگان جنہیں ایچ آئی وی پازیٹو ہوگا وہ امیگریشن اور نیشنلٹی ایکٹ (INA) کی دفعہ (I) (A) (1) (a) 212 کے تحت ویزا کی نااہلیت کی پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

نئے ضابطے کے نفاذ کے بعد ایسے درخواست دہندگان، جن کی ویزے کی درخواستیں محض آئی این اے کی دفعہ (i) (A) (1) (a)212 کے تحت مسترد ہوگئی تھیں اور وہ ایچ آئی وی پازیٹو تھے، اب ویزے کے اہل ہوں گے اور وہ دوبارہ درخواست دے سکتے ہیں۔ قونصلر آفیسر اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ ایسے درخواست دہندگان ویزا حاصل کرنے کے اہل ہیں یا نہیں۔ تاہم امیگرینٹ ویزا کے ایسے درخواست دہندگان، جنہیں ایچ آئی وی ہوگا ان پر آئی این اے کی دفعہ (4) (a) 212 اور پبلک چارج کا اطلاق ہوگا اور انہیں ثابت کرنا ہوگا کہ امریکہ میں اُن کے پاس ضروری وسائل موجود ہوں گے اور اُنہیں سرکاری مالی یا طبی امداد کی ضرورت نہیں ہوگی۔

سوال: ایچ آئی وی پازیٹو درخواست دہندگان پر ویزا کی پابندی ختم کرنے کیلئے قواعد وضوابط میں تبدیلی میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی ہے؟

جواب: 30 جولائی 2008ء کو صدر بش نے ایچ آئی وی/ایڈز، ٹی بی اور ملیریا کی عالمی سطح پر روک تھام کے ایکٹ مجریہ 2008ء پر دستخط کیے تھے۔ اس قانون کے ذریعے امیگریشن اور نیشنلٹی ایکٹ (آئی این اے) میں ترمیم کی گئی ہے جس میں یہ شرط موجود تھی کہ اگر ایچ آئی وی کا مریض غیر ملکی شہری امریکی ویزا حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پہلے داخلی سلامتی کے محکمے سے امریکہ میں داخلے کی منظوری حاصل کرے۔

2008ء کے ایکٹ میں ریگولیٹری فریم ورک میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی جس کے تحت ویزا درخواستوں کی پروسیسنگ کے دوران ایچ آئی وی کے مرض کو مدنظر رکھا جاتا تھا۔ چونکہ ایچ آئی وی کی شرط محکمہ صحت وانسانی

communicable diseases of public health significance, HIV-positive applicants who applied for United States visas or entry into the United States remained inadmissible and still required waivers from DHS.

Q: Why is the CDC removing HIV infection from both the definition of communicable disease of Public health significance and the scope of the medical examination for visa purposes?

A: The CDC determined that while HIV infection is a serious health condition, it is not a communicable disease that is a significant public health risk for introduction, transmission, and spread through casual contact.

We refer you to the CDC for further guidance http://www.cdc.gov/ncidod/dq/laws_regs/fed_reg/remove-hiv/final-rule-hiv.htm.

Q: How does this new regulation change the visa applicant process for applicants who are HIV positive?

A: Effective January 4, 2010, visa applicants required to receive medical examinations will not be tested for HIV, and HIV-positive visa applicants will not be found ineligible for visas under Section 212(a)(1)(A)(i) of the INA and will not need waivers from the Department of Homeland Security (DHS) prior to being issued visas, if otherwise qualified.

Although applicants with HIV cannot be found ineligible for visas under Section 212(a)(1)(A)(i) of the INA starting on January 4, 2010, they still must overcome INA Section 212(a)(4), public charge, by demonstrating to consular officers that they will have means of support in the United States and that they, therefore, will not need to seek public financial assistance.

Q: How will this change affect HIV-positive applicants who have previously been refused a Visa?

A: Effective January 4, 2010 applicants who were previously refused visas only under INA Section 212(a)(1)(A)(i) and only because they were HIV positive may be eligible for a visa. These applicants may reapply for a visa. A consular officer will then determine whether or not the applicant is qualified.

Q: How will this change effect how applicants complete their visa application forms?

A: The DS-156 Nonimmigrant Visa Application, DS-160 Online Nonimmigrant Application, and DS-230 Application for Immigrant Visa and Alien Registration forms contain the following question: "Have you ever been afflicted with a communicable disease of public health significance or a dangerous physical or mental disorder, or ever been a drug user or addict?" Effective January 4, 2010, HIV-positive visa applicants will no longer have to answer "Yes" to this question based solely on their HIV status. Applicants who are HIV-positive, and can otherwise answer "No" to the question, should answer "No" beginning on January 4, 2010.

Q: Are there any restrictions under this new rule?

A: No. After the final rule goes into effect on January 4, 2010, HIV-positive visa applicants will no longer be ineligible to receive visas under Section 212(a)(1)(A)(i) of the Immigration and Nationality Act (INA.)

خدمات کے انسدادامراض کے مراکز(HHS/CDC) کی اُس فہرست میں موجود تھی جو متعدی امراض کے بارے میں ہے۔اس وجہ سے وہ لوگ جو ایچ آئی وی کے مریض تھے اور امریکہ کے ویزا کیلئے درخواست دیتے تھے،اُن پر اس شرط کا اطلاق جاری رہا اور انہیں داخلی سلامتی کے محکمے سے امریکہ میں داخلے کی منظوری لینا پڑتی تھی۔

سوال: سی ڈی سی اب یہ فیصلہ کیوں کر رہا ہے کہ ایچ آئی وی انفیکشن صحت عامہ کے لئے خطرناک متعدی امراض کے زمرے میں نہیں آتا اور اس کے مریض کو ویزا کے حصول کیلئے طبی معائنے کی ضرورت نہیں؟

جواب: سی ڈی سی نے اس بات کا تعین کیا ہے کہ اگرچہ ایچ آئی وی انفیکشن ایک تشویشناک علامت ہے لیکن یہ ایسا متعدی مرض نہیں ہے جو عام میل جول سے ایک شخص سے دوسرے شخص تک پھیلتا ہو۔

آپ مزید معلومات کیلئے سی ڈی سی کی یہ ویب سائیٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں: http://www.cdc.gov/ncidod/dq/laws_regs/fed_reg/remove-hiv/final-rule-hiv.htm.

سوال: نئے ضابطے سے ویزا کے اُن درخواست دہندگان کے لئے طریقہ کار میں کیا تبدیلی آئے گی جو ایچ آئی وی پازیٹو ہیں؟

جواب: 4 جنوری 2010ء سے نافذ ہونے والے نئے ضابطے کے تحت ویزا کے ایسے درخواست دہندگان جن کیلئے طبی معائنہ ضروری تھا' اب ایچ آئی وی کیلئے ان کا طبی معائنہ نہیں ہوگا اور ایچ آئی وی پازیٹو درخواست دہندگان، آئی این اے کی دفعہ (i) (A) (1) 212(a) کے تحت ویزا کے حصول کے نااہل قرار نہیں دیئے جائیں گے اور اگر وہ باقی شرائط پوری کرتے ہیں تو انہیں ویزا کے اجراء سے پہلے داخلی سلامتی کے محکمے کے اجازت نامہ کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔

اگرچہ ایچ آئی وی رکھنے والے درخواست دہندگان 4 جنوری 2010 سے آئی این اے کی دفعہ 212(a) (1) (A) (i) کے تحت ویزے کے نااہل قرار نہیں دیئے جاسکتے تاہم انہیں آئی این اے کی دفعہ 212(a) (4) کی شرط پوری کرنا ہوگی اور قونصلر آفیسر کے سامنے ثابت کرنا ہوگا کہ امریکہ میں ان کے پاس کافی وسائل موجود ہوں گے اور انہیں سرکاری مالی امداد کی ضرورت نہیں ہوگی۔

سوال: اس تبدیلی سے اُن ایچ آئی وی پازیٹو درخواست دہندگان کو کیا فائدہ پہنچے گا جن کی ویزا درخواست اس سے پہلے مسترد ہو چکی ہے؟

جواب: ایسے درخواست دہندگان جن کی درخواستیں 4 جنوری 2010ء سے پہلے آئی این اے کی دفعہ 212(a) (1) (A) (i) کے تحت محض اس وجہ سے مسترد ہو گئی تھیں کہ وہ ایچ آئی وی پازیٹو تھے' اب ویزا کے حصول کے اہل ہوں گے۔ وہ ویزا کے لئے دوبارہ درخواست دے سکتے ہیں۔قونصلر آفیسر اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ وہ ویزا حاصل کرنے کے اہل ہیں یا نہیں۔

سوال: اس تبدیلی سے ویزا درخواست فارم مکمل کرنے پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: DS-156 نان امیگرنیٹ ویزا درخواست، DS-160 آن لائن نان امیگرینٹ ویزا درخواست اور DS-230 درخواست برائے امیگرینٹ ویزا اور غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کے فارموں میں یہ سوال موجود ہوتا ہے: ''کیا آپ کبھی کسی متعدی مرض میں یا خطرناک جسمانی یا ذہنی بیماری میں مبتلا ہوئے ہیں یا منشیات استعمال کرتے رہے ہیں یا نشے کے عادی ہیں؟'' 4 جنوری 2010ء سے ایچ آئی وی پازیٹو درخواست دہندگان کو اس سوال کا جواب ''ہاں'' میں دینے کی ضرورت نہیں، جو محض ایچ آئی وی کے مرض کے حوالے سے ہو۔ ایسے ایچ آئی وی پازیٹو درخواست دہندگان جو بصورت دیگر اس سوال کا جواب ''نہیں'' میں دے سکتے ہوں' انہیں 4 جنوری 2010 سے شروع ہونے والے ضابطے کے تحت اس کا جواب ''نہیں'' میں دینا چاہیے۔

سوال۔ کیا نئے ضابطے کے تحت کوئی شرائط عائد کی گئی ہیں؟

جواب: نہیں۔ 4 جنوری 2010ء کو حتمی ضابطے پر عملدرآمد کے بعد ایچ آئی وی پازیٹو درخواست دہندگان کو آئی این اے کی دفعہ (i) (A) (1) 212(a) کے تحت ویزا کا نااہل قرار نہیں دیا جاسکتا۔

حکومتِ امریکہ ایک بٹن کی دُوری پر

U.S. GOVERNMENT AT THE CLICK OF A BUTTON

As part of President Obama's commitment to transparency, the United States is using new technologies to enable citizens to better access and use government information.

VIDEOS

Democratizing Data
2:27

Transparency and Open Government
2:57

ARTICLES

Obama Administration Breaks New Ground on the Internet

Access to Government Information Going Digital

Foundation Helps Citizens Find Government Information

Blogs Help Put a Human Face on Government Bureaucracy

صدر باراک اوباما کی طرف سے ہر عمل کو شفاف بنانے کے عزم کے حصے کے طور پر امریکہ شہریوں کو سرکاری معلومات تک رسائی اور انہیں زیرِ تصرف لانے کے قابل بنانے کی غرض سے مختلف اقسام کی جدید ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے۔

YOU MIGHT ALSO BE INTERESTED IN...

IN DEPTH

The Freedom of Information Act guarantees U.S. citizens access to government information.

Learn More:

- Freedom of Information Is Bedrock of Free and Open Societies
- U.S. Freedom of Information Act Seen as Good Model for Others

PHOTO GALLERY

Open Government Innovations Gallery
In this White House gallery, people can browse examples of new ways in which agencies are encouraging transparency, participation and collaboration.

BLOGS

Open Government Blog

Obama Today

Home | American Life | Economy | Global Challenges | International Relations | World Regions | Communities | Multimedia | Publications

This site delivers information about current U.S. foreign policy and about American life and culture. It is produced by the U.S. Department of State's Bureau of International Information Programs. Links to other Internet sites should not be construed as an endorsement of the views contained therein.

Services: Email Updates | RSS Feeds | Widgets | Mobile | What's New
Editions: Español | Français | Русский | فارسی | 中文 | عربي

America.gov

Communities: Blogs | Social Networks
Multimedia: Webchats & Webcasts | Photo Gallery | Podcasts | Video
Publications: Today's Web Picks | Books | eJournal USA | Student Corner | Weekly Newsletter | Features

Published by the U.S. Embassy, Islamabad شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد